

رضوی کتب خانہ بریلی

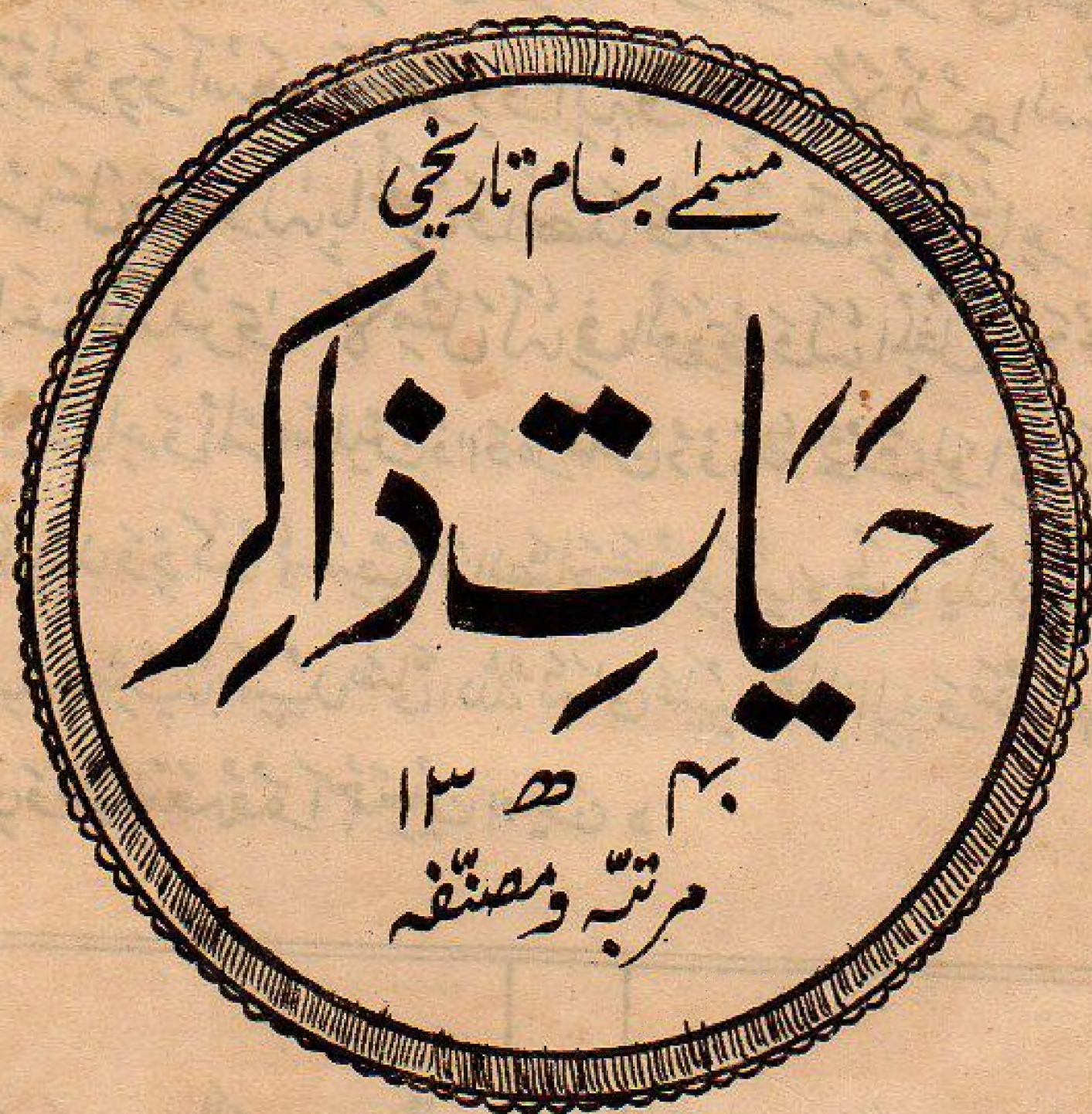
# حیاتِ ذاکر

حصہ ۱ - قیمت

24



الحمد لله کہ جان فصاحت کان بلاغت و مدح و ثنا شان رسالت  
حضور کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے کمالات و معجزات صحیح اور سچے حالات  
جو میلاد خوانوں کیلئے نعمت، بے بہا و دولت لا انتہا ہے



جناب مولانا مولوی حاجی شاہ محمد جمیل الرحمن خانقاہ مداح الحبیب  
قادری رضوی بریلوی۔

رضوی کتب خانہ رحیم پور بازاری سندھ خاں بریلی یوپی



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْغَفُورِ الْوَدُودِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَحْمَدَ مُحَمَّدٍ وَ  
 أَكْرَمِ مَوْلُودِ وَأَسْعَدِ مَسْعُودِ وَإِلَيْهِ وَصَحْبِهِ الْأَتْجَمِ السُّعُودِ سُبْحَانَ  
 الَّذِي أَسْأَلُ بِسُؤْلِكَ بِالْحَقِّ وَالْهَدَى وَخَصَّةً بِالْمَقَامِ الْمَحْمُودِ  
 وَالشَّفَاعَةِ الْكُبْرَى لَا مِثْلَ لَنَا فِي الْوَدَى وَلَكِنَّ الْمِثْلَ إِلَّا عَلَى قَصْوِ  
 سَنَدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَادَمُ فَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لَوَائِهِ يَوْمَ الدِّينِ  
 مَوْلِدُكَ عِيدٌ وَذِكْرُكَ سَعِيدٌ وَالصَّادَقُ عَنْ ذِكْرِكَ طِبٌّ يَدُ الْبَعِيدِ وَالْقَائِمُ  
 بِتَعْظِيمِهِ رَشِيدٌ حَمِيدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ  
 وَالْيَقِينِ وَكَلِمَاتُهَا مَعْرُفَةٌ أَجْمَعِينَ آمِينَ ط

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے  
 حرمِال نصیب ہوں تجھے اُمید گہ کہوں  
 گلزارِ قدس کا گل رنگین ادا کہوں  
 صبح و ظن پہ شام غریباں کو دوں شرف  
 اللہ کے تیرے جسم منور کی تابشیں  
 مجرم ہوں اپنے عفو کا سامان کروں شہا

بارغِ حلیل کا گلِ زیب کہوں تجھے  
 جانِ مراد و کانِ تمتنا کہوں تجھے  
 دریاں دردِ بلبل شیدا کہوں تجھے  
 بکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے  
 اے جانِ حال میں جانِ تجلی کہوں تجھے  
 یعنی شفیعِ روزِ جزا کا کہوں تجھے



اس مردہ دل کو مژدہ حیات ابد کا دوں | تاب و توان جانِ مسیحا کہوں تجھے  
 تیرے تو وصفِ عیبِ تنہا ہی سے ہیں بری | حیراں ہوں میرے کشاہ میں کیا کیا کہوں تجھے  
 لیکن رضا نے ختم سخن اس پر کر دیا  
 خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

عذریہ قصیدہ  
 حدائق بخشش جلد  
 دوم میں لکھا

صبح طیبہ میں ہونی پٹتا پاڑا نور کا | صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا  
 افضل صاوت و اکمل تجلیات نثار حضرت سید کائنات خلاصہ موجودات انوار المخلوقات  
 سرور بنی آدم روح رواں عالم انسان عین وجود دلیل کعبہ مقصود قاضی مسند عزت  
 مفتی دین و ملت وارث علوم اولین مورث کمالات آخرین مدلول حروف مقطعات  
 منشائے فضائل و کمالات حجت حق الیقین تفسیر قرآن مبین عزیز مصر احسان فخر یوسف  
 کنعان حافظ حدود شریعت ماحی کفر و بدعت قاعد فوج اسلام دامن جیوش احصا نام  
 نگین خاتم سروری خاتم نگین پیغمبری خیابان چین زیبائی بہار گلستان خوش ادائی  
 بکھت چمنستان ملکوت اصل سرربستان ناسوت ثمرہ سدرہ مخبوت شگوفہ شجرہ  
 مقبولیت شاہین آشتیان قربت طاؤس مرغزار جنت ہماے نشیمن قدس عنقائے  
 قاف انس بلبل بوستاں و ما یسطق عین الہوی طوطی شکر خائے سبحان الذی  
 اسرعی شاہیں بلند پرواز آنا سید و لید آدم عند لب خوش آواز باغ علمک مالک  
 تگن تعلم ندیم خلوت کدہ قباب قوسین افاد فی مقیم عشرت کدہ و لقد ساء نزلہ  
 اخروی سلطان ایوان اخلاص یقین مہمان خوان یطعمنی و یسقینی فارس مضمار لاہوت  
 شہ سوار میدان جبروت سے

والا گھر محیط لولاک

ہیابک قدم بسیط افلاک

امی و کتاب خانہ در دل

خاکی و براون عرش منزل

مسلمانوں! قلم و زبان کی کیا مجال کہ مدح و ثنا حضرت رسالت کی لکھ سکے اور انسان

اور



ضعیف البیان کا کیا بار کہ اس بحرِ ذخار میں قدم رکھے اگر تمام دریا سیاہی ہو جائیں اور سارے  
جہاں کے درخت قلمیں بنالیے جائیں اور آسمان زمین کے چودہ طبق ورق کٹھرائے جائیں اور تمام  
جن وانس جمع ہو کر نعتِ اقدس اُس محبوبِ خدا کی لکھیں دریا ختم ہو جائیں قلمیں گھس کر تمام  
ہو جائیں اور اوراقِ ارض و سما بکھر جائیں مگر نعتِ حبیبِ خدا ختم نہ ہو۔

### قصائد

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی	ع	خدا فرماتا ہے قرآن میں مدحت محمد کی
بیان ہو کس سے کمال محمد عربی	ع	ہے بے مثال جمال محمد عربی
کس سے ممکن ہے صفت حضرت رسول اللہ کی	ع	جبکہ خالق خود کرے مدحت رسول اللہ کی

سے ۳۲۱  
یہ قصائد قبائلیہ  
بخشش میں پیش کیے

عزیز و حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کی ذات و صفات کے  
منظر اتم اور کمالاتِ خداوندی کے آئینہ میں کہ فرماتے ہیں مَنْ شَأْنِي فَقَدْ شَأْنِي الْحَقِّ مَحْسُورِ  
مجھ کو دیکھو یہ وہ ذاتِ کریم ہے کہ نہ یہ خدا ہے نہ ذاتِ خدا سے جدا ہے قطع

خدا تیرا خدا ہے تو خدا کا پاک بندہ ہے	خدا تو تو نہیں نور خدا ظل خدا تو ہے
تری تعریف میں قنارہیں سب کھکوشایاں ہے	فقط اک نار وایہ ہے کہ یوں کہئے خدا تو ہے

آدم و عالم سب اسی محبوب کے طفیل ہیں جس کو جو ملا اسی سے ملا اور جس نے جو پایا ہمیں عے پایا خود فرماتے  
ہیں اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ لِلَّهِ وَهُوَ الْمُدُّ طے جزا میں نیست کہ اللہ تمام نعمتوں کا دولتوں کا دینے والا  
ہے اور میں ان سب کا بانٹنے والا ہوں لہذا ازل سے ابد تک جس کسی کو ملا یا ملتا ہے یا ملے گا سب  
حضور کی بارگاہِ جہاں پناہ سے بٹا اور بٹتا ہے اور بٹے گا اللہ تعالیٰ نے اُن کو مختارِ کل مالکِ ہر دوسرا  
کیا ہے اور اپنے خزانوں کی کنجیاں دیکر سیاہ و سپید کا اختیار کلی عطا فرمایا ہے جو ہوا اور جو رہا ہے اور جو  
ہو گا سب کا علم نخواستہ ازل سے ابد تک سارے عالم سے باخبر اور ہر ذرہ حضور کے پیشِ نظر دلوں کے حالات  
خطرے، ارادے، نییتیں سب ان پر ظاہر فرمادیں سننے والے مرادیں دینے والے سبکیوں کے والی بے یاروں کے  
حایتی مشکلات حاجت روار و نفع البلاء جان کے ایمان، ایمان کی جان سے سب بار عی



اللہ کی سرتابہ قدم شان ہیں یہ	ان سا نہیں انسان و انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتلے انہیں	ایمال یہ کتاب مری جان ہیں یہ

## قصائد

جان و دل من باوندائے شہ بطحا ۱۰ باواسر ایں خستہ و پامے شہ بطحا  
اے شافع تر دامنایاں وے چارہ درد نہاں ۱۱ جان دل روح رواں یعنی شہ عرش آستان  
سب سے ادنیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ۱۲ سب سے بالا و بالا ہمارا نبی  
نظر اک چمن سے دو چار ہے نہ چمن چمن بھی نثار ہے

حضرت احدیت نے تمام کمالات جو اگلے پیغمبروں کو عطا فرمائے تھے وہ سب بلکہ  
اتم و علیٰ اور افضل و بالا ان سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات جامع برکات میں جمع فرمائی  
مثلاً سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے صغیٰ کیا۔  
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا حبیب بنایا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان  
حیوانات و جمادات سکھائے۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی تمام اہمیت کے نام بتائے  
اور مشارق و مغارب زمین کے دکھائے۔ اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا سب کا علم  
عطا فرمایا۔

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجد ملائک کیا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محبوب  
خلائق کیا۔

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہشت میں رکھا۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرش پر بلایا  
اور مقام قرب سے مشرف کیا۔ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلافت زمین کی بخشی۔ محمد صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو عالم علوی میں تصرف کی قدرت دی۔

اور ایں علیہ السلام کو آسمان پر بلایا و سَ فَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا  
روح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سبب مسلمانوں کو طوفان سے نجات بخشی۔

۱۰ یہ دھندلے  
۱۱ دھندلے بخشش حصہ  
دوم میں ہیں ۱۲  
۱۲ یہ قصیدہ حدائق  
بخشش حصہ اول میں  
۱۳ یہ قصیدہ حدائق  
بخشش حصہ دوم  
میں ہے ۱۴



حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سبب کافروں کو بھی دنیا میں عذاب سے مہلت دی۔

سزا گناہ کی اہل خطا سے دور رہے	یہ آفت اُمت خیر الوری سے دور رہے
پھرے جو سرور دین سے گئے دوزخ میں	ہوئے وہ غرق جو اس نازل سے دور رہے
گئے جو پاس تمہارے خدا کے پاس گئے	جو تم سے دور رہے وہ خدا سے دور رہے
لیا جو نام محمد نو سرور دین گئے	وزرا جیسے ہماری ہوا سے دور رہے
شک سے اس لئے باندھے حضور نے پھر	کہ خلق سختی روز جزا سے دور رہے
وہ ٹوٹیں پاؤں جو جو یاں نہ ہوں مدینے کے	وہ پھوٹے سر جو در مصطفیٰ سے دور رہے

صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اونٹنی اپنی طرف منسوب کی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی زمین اپنی زمین فرمائی آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کہا اور آپ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا اور آپ کی قوت کو اپنی قوت اور آپ کے ذکر کو اپنا ذکر فرمایا یہاں تک کہ آپ کے فرمانبرداروں کو اپنا محبوب بتایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ يُوْثِقْ عَلَیْهِ السَّلَامُ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے سورج روکا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے دُوبے ہوئے سورج کو مغرب سے لٹایا۔ مدارج میں ہے کہ منزل صہبا میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت عصر تھا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے زانو پر سر اقدس رکھ کر ..... آرام فرمایا ابھی حضرت شیر خدا نے نماز عصر نہیں پڑھی تھی اور سورج غروب ہونے والا تھا اور نماز عصر بھی وہ نماز جس کی تاکید سب سے زیادہ فرمائی گئی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ تَرَكَ صَلَوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ جس عورت یا مرد نے نماز عصر ترک کی پس تحقیق اس کے تمام عمل اکارت ہوئے حضرت شیر خدا کو نماز عصر کی کیوں نہ فکر ہوتی لیکن ساتھ ہی ساتھ اسکے یہ خیال آتا کہ تاجدارِ عرب محبوب رب آرام میں ہیں اور حضور کا سر اقدس میرے زانو پر ہے۔ کہیں آقائے نامدار کے آرام میں خلل نہ آجائے آخر نماز انہیں کے صدقے میں تو ہے یہ خیال تسلی دیدیتا تھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام



والتسلیم کی چشم حق نہیں کھلتی ہے اور فرماتے ہیں اے علی پریشان کیوں ہو عرض کی  
اے آقا نماز عصر فوت ہو گئی آفتاب غروب ہو گیا اور میں نے ادب کے سبب سے حضور کو نہ  
جگایا مدنی تاجدار محبوب پروردگار اٹھ کر مغرب کی جانب رخ انور کر کے کہتے ہیں کہ اے رب  
تو خوب جانتا ہے کہ علی تیری اور تیرے حبیب کی اطاعت میں تھے نماز عصر ان کی قضا ہو گئی  
فوراً اڑو یا ہوا سورج کچھ کر اوپر آگیا کہ پہاڑیوں اور درختوں پر دھوپ پھیل گئی حضرت  
شیر خدا نے نماز عصر ادا کی ہے

مولا علی نے داری تری نیند پر نماز اور وہ بھی عصر سب سے جوا علی خطر کی ہے

### قصائد

عمل سب سے بڑا اطاعت حبیب کبریا کی ہے

<p>دیکھی جو نبی کی مصطفائی بیمار کی جان لب پر آئی گوشت میں تیری روشنی ہے مالک ہو جو چاہو تم جسے دو دم بھر میں تو کر دے اسکو اچھا بہتر ہے جہاں کی سلطنت ہے عالم میں عیاں میں تیرے جلوے اپنوں پہ ہوں رحمتیں نہ کیونکر قربان تری عنایتوں کے وہ سر پہ ہوں جو عاصیوں کے بیمار و نزار و خستہ عالم قیس رضوی و ہوا حسینی!</p>	<p>یاد آئی خدا کی کبریائی جہاں عیسے تری دوہائی اے نور سپہر مصطفائی قبضے میں تمہارے ہر خدائی کی جس نے ہو عمر بھر برائی تیرے دریاک کی گدائی اے نور جمال مصطفائی جب غیر کے ساتھ ہو بھلائی تو نے بگڑی مری بنائی ممکن نہیں نار سے رہائی اے رحمت عالمیں کجائی از فیض حسن چہ خوشنوائی</p>
---	--

لہذا یہ قصائد  
قبائل بخشش میں



سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلعت خلّت سے مشرف کیا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جامع خلّت و محبوبیت کیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب باری تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو پیام بھیجا کہ اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا تو تمہیں حبیب کیا اور تم سے بہتر کسی نہ پیدا کیا۔ خلیل کو ملکوت آسمان پر مطلع فرمایا۔ جہاں خلیل کی نظر پہونچی وہاں حبیب کا قدم پہونچایا۔ خلیل نے خود تمنائے وصل کی۔ حبیب کو خواب سے جگا کر دولت وصل عنایت فرمائی۔ خلیل پر ایک بار آگ کو گلزار کیا۔ حبیب پر بار بار آتش حرب و قتال بھادی۔

ایک بار حضور کے صحابی جاں نثار حضرت عمار کو کافروں نے کپڑا کر آگ میں ڈال دیا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملاحظہ فرمایا۔ ارشاد کیا۔ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی عِمَّادِ کَمَا کُنْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ۔ اے آگ عمار پر تو ایسی ہی ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔ فوراً آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ اور حضرت عمار صحیح و سلامت رہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں مہمان آئے۔ انہوں نے ایک کپڑے کا دسترخوان بچھا کر ان کو کھانا کھلایا۔ مشنوی سے

از انس فرزند مالک آئمہ است	کہ ہمہ مانی و شخصہ شدہ است
او حکایت کرد کہ بعد طعام	دید انس دستار خوان را زروفام

کھانے کے بعد حضرت انس نے ملاحظہ فرمایا کہ دسترخوان پر کچھ داغ دھبے آگئے ہیں اور میلا ہو گیا ہے۔

چرکن و الودہ گفت اے خادمہ	اندرا فگن و تنورش یک دمہ
جناب انس نے اپنی کنیز کو حکم دیا کہ اس دسترخوان کو تنور میں ڈال دو۔	
دستور پز آتش در فگند	اں زمان دستار خوان راہو شمند



حسب الحکم جناب اس کے کنیز نے فوراً اس دسترخوان کو آگ سے بھرے ہوئے تنور میں  
ڈال دیا ہے

جملہ مہماناں دریاں حیراں شدند  
مہمان اس واقعہ کو دیکھ رہے ہیں اور حیران ہیں کہ کپڑے کے جلنے سے تنور میں دھواں  
کیوں نہ نکلا ہے

بعد یک ساعت برآورد از تنور  
پاک اسپید و ازال او سلخ دور  
ذرا سی دیر میں حضرت اس اس دسترخوان کو تنور سے نکالا تو نہایت سفید و شفاف  
پاک و صاف تھا گویا اعلیٰ درجہ کا دھل کر آیا ہے

قوم گفتند اے خجانی عزیز  
چوں ز سوزید و منقہ گشت نیز  
مہمانوں نے بڑے تعجب سے دریافت کیا کہ اے اس یہ کیا بات ہے کہ آگ نے اس کپڑے  
کو جلایا نہیں بلکہ صاف سپید و شفاف کر دیا ہے

گفت زاکر مصطفیٰ و سنت دہاں  
پس بایند دریں دستار خواں  
فرمایا اے مہمانو اس کے نہ جلنے کا سبب یہ ہے کہ ایک بار ہمارے آقا محبوب خدا محمد رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دسترخوان سے اپنا دہن مبارک اور دست اقدس پوچھ لئے تھے  
اس لئے یہ کپڑا آگ میں نہیں جلتا اسکے بعد حضرت مولانا رومی نصیحت فرماتے ہیں

اے دل ترسندہ از نار و عذاب  
چوں جمادے را چناں تشریف داد  
اچناں دست و لبے کن اقتراب  
جان عاشق را چہ ہا خواہی کشاد

اے وہ دل کہ جس کو نار جہنم اور عذاب و دوزخ کا ڈر ہے ان پیارے ہونٹوں  
اور مقدس ہاتھوں سے نزدیکی کیوں نہیں حاصل کرتا کہ جب بے جان چیز کو ایسی بزرگی عطا  
فرمائی کہ وہ آگ میں نہ جلتے تو جو ان کے عاشق صادق ہیں کیوں نہ ان پر آنکس  
دوزخ حرام ہوا



عزیز و بان کے نام اقدس میں یہ اثر ہے کہ خود ارشاد فرماتے ہیں جس مسلمان کا نام میرے نام پر ہوگا  
آتش دوزخ اس پر حرام ہوگی اس لئے عشاق ہر دم یوں دعا کرتے ہیں

### عزل

<p>یا نبی کعبہ دل میں تیرا رمان رہے ہو ادا شوق سے اس طرح فریضہ حج کا اس لئے داغ جلدائی وہ دیے جاتے ہیں ہے حیات بنوی ہی سے دو عالم کی حیات مالک کون و مکاں تو تیرے ہم حلقہ بگوش وہ محب ہے جو جفاؤں کی شکایت نہ کرے یا نبی ہو مجھے اس رنگ سے دیدار نصیب</p>	<p>گھر میں عاشق کے تو معشوق ہی مہمان رہے جسم کعبہ میں مدینہ میں میری جان رہے سود لوں میں دل پرورد کی پہچان رہے غیر ممکن ہے کہ جاناں نہ رہے جہان رہے تیرے بندے نہ کبھی بے سرو سامان رہے پیش محبوب سدا سرگرم بان رہے سر ہو قد مول پہ تو سر پر ترا دامان رہے</p>
---	---

خلیل کو ایک حجت عنایت ہوئی جس سے کافر مغلوب ہوئے حبیب کو چھ ہزار چھ سو چھیا سٹھ  
آیتیں دیں کہ تمام جہان کے کفار اس کی مثل ایک آیت بھی نہ کہہ سکے قرآن مسلمانوں کا ایمان ہے اس میں چھ  
ہزار چھ سو چھیا سٹھ آیتیں اور سات منزلیں ہیں اور چودہ سجدے ہیں اور ایک سو چودہ سورتیں ہیں  
اور پانچ سو چالیس رکوع ہیں چھتر ہزار چار سو تیس کلمے ہیں اور تین لاکھ ایکس ہزار ایک سو  
اسی حروف ہیں اور ایک لاکھ پانچ ہزار چھ سو اسی نقطے ہیں اور سترہ سو اکتھتر ہزار اور بارہ سو  
سورتیں ہیں تشدیدیں اور تیس ہزار دو سو تینا لیس ہزار پانچ سو بیاسی ہزار اسی لاکھ ہزار آٹھ سو چار پیش ہیں یہی وہ  
کتاب عظیم ہے جس کے لئے رب العزت جل و علی فرماتا ہے وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ  
اے محبوب اتاری ہم نے تجھ پر ایسی کتاب کہ جس میں ہر چیز کا روشن و تفصیلی بیان ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ وہ قرآن ہے جس کی ہر آیت کے نیچے ساٹھ  
ساٹھ ہزار علم جس کی ایک ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ کتابوں سے بھر جائیں۔ اگلی  
کتاب میں بدل دی گئیں دشمنوں نے مضامین گھٹائے اور بڑھائے تو ریت و انجیل کا بالکل تبادلہ



<p>         ہر قرآن حق کی ولادینے والا          شراب حقیقت پلا دینے والا          کہہ سنے کفار مکہ نے فوراً !          زمانے کے روٹھے ہوتے مشرکوں کو       </p>	<p>         مرادیں دلوں کی ولادینے والا          خودی کو خدا سے ملا دینے والا          کہ قرآن ہے دل پلا دینے والا          یہ قرآن ہی ہے سنا دینے والا       </p>
---	--

خلیل کے لئے وارو ہوا کے انہوں نے پھپھلوں میں اپنے ذکر جیل باقی رہنے کی دعا کی حبیب  
سے خود فرمایا دَسَ فَعْنَا لَكَ ذِكْرًا كَسَاكَ بَلْبَدٌ كَمَا هُمْ فِي تِيرَةٍ لِّئَلَّا تَذْكُرَ بِهَرَّاسٍ سَ اَعْلَىٰ مُرْدَه  
مَلَا عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۝ قریب ہے کہ تیرا رب تجھ کو بھیجے گا تعریف کے  
مقام میں جہاں اولین و آخرین سب جمع ہوں گے اور تیری حمد کا غلغلہ بلند ہوگا۔ خلیل سے نقل  
فرمایا رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَهُ ۝ الہی میری دعا قبول فرما۔

حبیب اور ان کے طفلیوں سے خود فرمایا اَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ دُعَاوِیْنَ قَبُولِ  
فرماؤنگا خلیل نے تمہارے ہدایت کی سہمدا میں ۔

حبیب کو بے طلب عنایت ہوئی وَ یَقْدِرُکَ صِرَاطَ مُسْتَقِیْمًا ۝ اور دکھائے گا  
اللہ تعالیٰ تجھ کو راہ اپنی طرف راہ سیدھی۔



خلیل نے دعا کی وَلَا تَخْضِرْ فِیْیَیُّجَعْنُوْنَ ۝ مجھے اس دن رسوا نہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں حبیب کو بے دعا بشارت دی یَوْمَ لَا یُخْزِیْ اللّٰهُ النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ ۝ جس دن خدا رسوا نہ کرے گا نبی اور اس کے ساتھیوں کو حضور کے صدقے میں صحابہ کرام بھی اس نعمت عظمیٰ سے مشرف ہوئے خلیل نے خدمت سے مقام خلّت پایا۔  
 حبیب نے محبوبیت سے مقام شفاعت حاصل کیا خلیل کے گھر فرشتے مہمان آئے حبیب کے شہر پر چوکیداری کے لئے فرشتے متعین ہوں گے کہ دجال اس میں داخل نہ ہو سکے گا خلیل نے اپنے فرمانبرداروں کے لئے فرمایا فَمَنْ تَبِعْنِیْ فَاِنَّیْ مِنْیْ جَمِیْعًا ۝ اتباع کرے وہ میرے گروہ سے ہے حبیب نے گناہگاروں کو اپنے سایہ عنایت میں لیا شَفَاعَتِیْ لَا هُلْیَ اِلَکَ بَآئِرٌ ۝ یعنی میری شفاعت بڑے بڑے گنہگاروں سے کاروں کے لئے ہے۔

خلیل نے خدا کی قسم کھائی اور خدا نے محبوب کی قسم یاد فرمائی۔ لَعْمُرُکَ اِنَّہٗوْ لَفِیْ سَکَیٰتٍ مِّنْہُمْ یَعْمُرُوْنَ ۝ یعنی اے حبیب مجھے تیری حیات و بقا کی قسم ہے کہ یہ کافرا اپنی مستی و نشے میں بہک رہے ہیں اب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نہ سنا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی زندگی کی قسم یاد فرمائی ہو۔ مدارج میں ہے کہ یہ قسم ایک سرکنون ہے کہ کوتاہ بینوں کی نظر اس کے ادراک سے قاصر ہے جو لوگ پاک نظر راز و نیاز محب و محبوب سے واقف ہیں کیفیت ولذت ان باتوں کی اٹھاتے ہیں۔ عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ کی خدا کی حضور میں اس حد کو پہنچی کہ آپ کے شہر اور زندگی کی قسم یاد فرمائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیز آپ کے زمانے کی قسم یاد فرمائی کہ وَالْعَصْرِ ۝ قسم ہے زمان برکت نشان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور قسم یاد فرمائی آپ کے خاک پاکی لَا اُقْسِمُ بِہٰذَا الْکُبْکُبِ ۝ قسم یاد فرما ہوں میں اے حبیب اس شہر کی کیوں



وَأَنْتَ حِلٌّ لِّهِنَّ بِهَذَا الْبَيْتِ اس وجہ سے کہ اے حبیب تو اس شہر میں رہتا ہے اور اس  
زمین کی خاک تیرے قدموں سے مزین ہے۔ اور قسم یا دفرمانی رب العزت نے آپ کے چہرہ انور  
اور زلف مشکیں کی کہ وَالضُّحَىٰ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ مَا وَدَّ عَلكَ ذِكْرًا وَمَا قُلَىٰ يَسْمُ  
ہے دن چڑھے کی اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے یا قسم اے محبوب تیرے روئے روشن  
کی اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر کر آئے نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ  
دشمن بنایا

قصیدہ

ہے کلام الہی میں شمس و صبح تیرے چہرہ نور فزا کی قسم ۱۷

متم شرب تار میں رازیہ تھا کہ حبیب کی زلف دو تار کی متم

کیا حلاوت میرے مولا تیرے افسانے میں ہے  
یا عظیم الجود میں بھی جب کہ ناداروں میں ہوں  
ہے وہ دیوانہ ہے کہنے کو کہہ لو ہو شیار  
بادۂ الفت کے متوالوں کو جب ہے اذن عام  
آن واحد میں کرے زیر و زبر یہ بحر و بر !  
زائر و پلٹے کہاں سے منزل مقصود سے  
عمر بھر تو ناز برداری میں گزری ہے دلا  
ڈاڑھیوں کا ہے صفایا زیب تن پتلون کوٹ  
پوچھتے ہو مجھ سے کیا تم قبر میں منکر نکیر !  
مالک کو تر شفیع روز محشر آگیا  
کیوں نہیں چلتے فقیر اس سخی سرکار میں  
رخ سوئے میخانہ کرتے ہی تو ہوتا ہے سرور

جس کو دیکھو رگ الفت کا ہر اک گانے میں ہے  
پھر تاتل کیا مری بگڑی سنھل جانے میں ہے  
ہوشیاری ہے یہی جو تیرے دیوانے میں ہے  
پھر تو ساقی میرا حصہ تیرے میخانے میں ہے  
جوش بڑھ جائے اگر جو تیرے دیوانے میں ہے  
زندگی کا لطف سچ پوچھو تو مٹ جانے میں ہے  
ہائے اب کیا مدعا تیرا مچل جانے میں ہے  
حیف کیا امتیاز اپنے نہ بے گانے میں ہے  
رستگاری کا اشارا صاف پروانے میں ہے  
ویر کیا اب دفتر عصیاں کو دھل جانے میں ہے  
کیا مزہ یاں درد کی ٹھوکر میں کھانے میں ہے  
جانے پھر تاثیر کیا ساقی کے پیانے میں ہے

ایہ قصیدہ تصانیف  
شش ہجری اول میں  
۱۲۰۰



حال دل اپنا کہیں تیرا نہیں اہل نورو	کس طرف آہ و بکا ہے کون دیر نے میں ہے
اٹھ رہے دل ہوشیار ہو چل شاہ بلحا کے حضور	کیا نتیجہ بیٹھے بیٹھے اشک برس نے میں ہے

تو تو ہے ایوب رضوی شیخ ہے تیرا دنا
ناامیدی کیوں تجھے امداد کے آنے میں ہے

موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرما دیا حبیب کو عرش سے پار بلا کر اسرار حقیقت سے خبردار کیا اور وہ راز سب سے چھپایا۔ کلیم کو یہ بیضا عنایت ہوا حبیب کا سینہ انوار کمال معرفت سے روشن کیا۔ کلیم کے لئے پتھر سے پانی جاری ہوا۔ حبیب کی انگلیوں سے اتنا پانی نکلا کہ پندرہ سو آدمی سیراب ہوئے اور وہ صوبہ حبیب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے لشکر میں پانی نہ رہا اور کہیں پانی کا پتہ نہ تھا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی آپ کے سامنے ایک برتن تھا دست اقدس اس میں رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں سے مانند چشموں کے جوش مارنے لگا کہ تمام فوج و لشکر نے پیا۔ اس کے بعد حضرت جابر سے پوچھا گیا کہ تم کتنے آدمی تھے انھوں نے مندرمایا کہ اگر خدا کی قسم لاکھوں آدمی ہوتے تو وہ پانی سب کے لئے کافی ہوتا ہم فقط پندرہ سو آدمی تھے۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیام سو جھوم کر	ندیاں بنیاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ
---	--------------------------------------

بعض علماء کہتے ہیں کہ سب پانیوں سے آب زمزم افضل ہے کہ شب معراج اس سے سینہ مبارک حضور کا دھویا گیا۔ بعض کہتے ہیں آب کوثر افضل ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ وہ پانی ہو آپ کی انگلیوں سے جاری ہوا جس سے پندرہ سو آدمی سیراب ہوئے وہ تمام پانیوں سے افضل ہے۔

کلیم کے لئے عالم سفلی دریا پھٹ گیا۔ حبیب کیلئے عالم علوی میں چاند کے دو ٹکڑے کئے۔ کلیم کا عصا سانپ ہو گیا۔ حبیب کے یاروں کی لالٹیاں تاریکی میں روشن ہوئیں۔



حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ دو صحابہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے مطلب کی باتیں کرتے تھے کہ رات ہو گئی اور نہایت اندھیری رات تھی دونوں حضور کے پاس سے اٹھے ایک کی لاکھی روشن ہو گئی جب راہ دونوں کی جدا ہوئی دوسرے کی بھی لاکھی روشن ہو گئی یہاں تک کہ دونوں حضرات اپنے اپنے گھروں پر لاکھیوں کی روشنی میں پہنچ گئے۔

کَلِمَہِ خَدَا کی رضا ڈھونڈھی اور خدا نے حبیب کی رضا چاہی کہ وَ كَسُوْفَ يَعْطِيَاكَ سِرُّكَ فَتَرْضَىٰ قَرِیْبٌ ہے کہ تیرا رب تجھ کو اتنا دیکھا کہ تو راضی ہو جائے گا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ روز قیامت میں میرا رب مجھ سے ارشاد کریگا کَلِمَہِ يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَ اَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدٌ یعنی اگلے پچھلے موافق سب جمع ہیں اور سب یہ چاہتے ہیں کہ اللہ ہم سے راضی ہو جائے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اے حبیب تو مجھ سے راضی ہو جائے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم	خدا چاہتا ہے رضائے محمد
------------------------------	-------------------------

پیشتر قبلہ بیت المقدس تھا سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سوا کہ یا سترہ مہینے ادھر ہی کورخ انور کر کے نماز پڑھی ہے اور حضور کو یہ پسند تھا کہ کعبہ کو ہمارا قبلہ بنا یا جائے قلب مبارک میں یہ خواہش ہے اور آسمان کی طرف عجیب محبوبانہ نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں کہ فرمایا گیا قَدْ شَرَىٰ ثَقْلَبٌ وَ جِہْلٌ فِی السَّمَاءِ اے محبوب آسمان کی طرف تیرا بار بار منہ اٹھانا بے شک ہم نے دیکھا فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَتَہٗ تَرْضَاهَا پس البتہ ضرور ضرور ہم تمہیں اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے تم راضی اور خوش ہو۔ ادھر وعدہ فرمایا گیا ہے اور ادھر قلب کریم میں عجلت ہے یعنی مرضی یہ ہے کہ کعبہ کو جلد مقرر فرما دیا جائے ارشاد ہوا قَوْلٌ وَ جِہْلٌ شَطَطًا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ پھر دے اے حبیب اپنے منہ کو مسجد حرام کی طرف سبحان اللہ رضا جوئی اس کا نام ہے۔ فصید ۵۔



احمد کی رضا خالق عالم کی رضا ہے | مرضی خدا مرضی شاہ دوسرا ہے

یوسف علیہ السلام کو حسن بہشتیال عنایت ہوا کہ ان کا جلوة زیادہ دیکھ کر مصر کی عورتوں نے اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے۔ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ جلال باکمال عنایت ہوا جس کی محبت میں مردانِ عرب نے اپنے سر میدان میں کٹائے اور نعمت شہادت حاصل کی ۵

حسن یوسف پر کٹیں مصر میں انگشت زناں | سر کٹاتے ہیں ترے نام پر مردانِ عرب

جنگ اُحد میں کچھ لڑائی بگڑ جانے پر سیدہ الجویں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمانوں کو ثابت قدم رکھنے کے لئے تمام لشکر اسلام کے آگے فوج کفار کے مقابلے پر تشریف فرما ہو گئے۔ کفار کی طرف سے تیر چلے آرہے ہیں۔ محبوب کریم کے سچے جان تثار حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر جا پڑتی ہے۔ فوراً فکر ہوتی ہے کہ مبادا کوئی تیر دشمنوں کا آقائے نامدار کو صدمہ پہنچائے بیتابانہ دوڑ کر محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنے آقا کو اپنی پیٹھ کے پیچھے بغرض حفاظت لے لیتے ہیں آقائے نامدار ترکش سے تیر نکال کر پیچھے سے سعد ابن ابی وقاص کو دیتے جاتے ہیں اور ہر تیر پر فرماتے ہیں اِنَّمَا سَعْدٌ بِأَبِي أَنْتَ وَارِثٌ اے سعد تیر بھینک تجھ پر میرے ماں باپ قربان، ادھر سے ایک تیر جاتا ہے تو ادھر سے بکثرت تیر چلے آرہے ہیں اور حضرت سعد کے جسم میں چھدر رہے ہیں، مگر حضرت سعد بڑے اطمینان کے ساتھ آقا کو پیٹھ کے پیچھے لئے ہوئے تیر کھا رہے ہیں یہ کششِ حسنِ محمدی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عندل

آخرش دل نے جو چاہا تھا وہی مانگ لیا  
مانگ لی جس نے محبت تو سبھی مانگ لیا  
مختصر یہ کہ میں قابل نہ سہی مانگ لیا  
عشق احمد مرے دل نے بخوشی مانگ لیا  
ہم نے دیدار رسولِ عربی مانگ لیا

ہم نے اللہ سے عشق نبوی مانگ لیا  
اس سے بڑھ کر تو کوئی عشق میں درجہ ہی نہیں  
آسماں کو وہ زمین جس سے لرزتے ہیں وہ عشق  
نعمتیں روزِ ازل حق سے جو تقسیم ہوئیں  
کوئی طالبِ ہوا و رو کا کوئی جنت کا



غوث پر خضر ہے مجھ کو کہ خدا سے میں نے	پیر مانگا بھی تو اولاد علی مانگ لیا
ہم نے نیر کو یہ جانا تھا کہ غافل ہے مگر	اس نے جنت کے عوض کوئے بنی مانگ لیا

انصار میں ایک عورت تھی کہ شوہر اور باپ اور بھائی اس کے جنگ اعدا میں شہید ہوئے جب اس کو خبر پہونچی پوچھا حضور کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا بخیریت ہیں۔ کہا اب جو مصیبت ہے آسان ہے یعنی شوہر اور باپ اور بھائی کی شہادت کا کچھ غم نہیں جبکہ میرے آقائے نامدار بخیریت ہیں۔

اُحد کی لڑائی میں عمرو بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ان کی ماں سے تعزیت کی انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضور سلامت ہیں تو مجھے بیٹے کا کچھ غم نہیں ہے فی الحقیقتہ حضرت عشق کا ہی خاصہ ہے محب صادق محبوب کے سوا کسی کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔

چو دل یاد لیرے آرام گیرد	زوصل دیگرے کے کام گیرد
نہی صد دستہ رجاں پیش بلبل	نخواہد خاطرش جز نکرت گل

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ عشق کی تعریف فرماتے ہیں ۵

درد دل عاشق چو عشق آتش فروخت	ہر چہ جز معشوق بود آں را بسوخت
------------------------------	--------------------------------

جناب بلال حبشی رضی اللہ عنہ امیہ کے یہاں کوڑے کھاتے ہیں کانٹوں میں کھیٹے جاتے ہیں گرم گرم جلتے پتھروں پر کپڑے اتار کر ڈال دیئے جاتے ہیں ہاتھ پاؤں باندھے جاتے ہیں کبھی بدن پھٹا جاتا ہے کبھی آبلے جسم پر پڑ جاتے ہیں شدت تکلیف سے مہوش ہو جاتے ہیں مگر کچھ پرواہ نہیں۔ یاد حبیب میں مست ہیں اور ہر وقت اُحد اُحد زبان پر جاری ہے۔ اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھئے عاشق ہوتے ہیں مین کے ایک جنگل میں بڑے شوق سے کچھ سو نگہ رہے ہیں کسی نے کہا کیا سو نگہتے ہو یہاں تو کوئی خوشبو نہیں فرماتے ہیں تمہیں کیا خبر میرے محبوب کی خوشبوئے لطیفہ دینے سے چلی آ رہی ہے وہ سو نگہتے ہو



شعلہ عشق نبی سینے سے باہر نکلا	عمر بھر منہ سے میرے وصف پیمبر نکلا
سازگار ایسا مہلا کس کا مقدر نکلا	دم مرا صاحب لولاک کے در پر نکلا

اب تو ارمان حراے دل مضطر نکلا

بسنگی میری زباں ماہی آب کوثر	نور کے بقیے دہن سے مرے نکلے باہر
سایہ رحمت باری نظر آیا سر پر	مغفرت صدقے ہوئی میری زباں پر اگر

جس گھڑی لب سے میرے وصف پیمبر نکلا

جلوہ اس مہر رسالت کا ہو سیاروں میں	انبیاء سا تھ ہوں جبریل جلوہ داروں میں
جبکہ اس شان سے آئینے گرفتاروں میں	حشر کے روز یہ غل ہو گا گہنہ گاروں میں

وہ شفاعت کے لئے شافع محشر نکلا!

ہم گئے قبر اولیں قرنی پر کہ سنیں	عشق میں پھنستی ہیں کس دام بلا میں جانیں
قبر عاشق سے صدا آئی کہ کیا حال کہیں	کبھی زندہ کبھی مردہ ہوئے ہم الفت میں

شوق نظارہ مگر دل سے نہ باہر نکلا

کیوں نہ آنکھوں کو مری کان جو ہر کہئے	اشک خونی ہیں عقیق یمنی کے ٹکڑے
یابہ ہیں عین گہر ریز کے دو فوارے	یادنداں محمد میں میری آنکھوں سے

اشک بھی نکلا تو وہ صورت گہر ہر نکلا!

انسان اگر ان کے عشق میں فنا ہو تو کیا عجب مدنی محبوب کے حسن سنگ و شجر  
شمس و قمر جن و ملک عرش و فرش و فلک و خوش و طیور پرندوں چرندوں گزندوں  
کو بھی اپنا متوالا بنا لیا ہے، چاند اشارہ پاتا ہے دو ٹکڑے ہو جاتا ہے، ڈوبا ہوا سورج  
حکم پاتے ہی واپس پلٹ آتا ہے، ابر کو ارشاد ہوتا ہے برسنے لگتا ہے پھر کھلنے کا حکم  
ہوتا ہے فوراً ابر سنا موقوف ہو جاتا ہے، اسی حسن کا اثر ہے کہ شیر جس کی غذا انسان  
وہ جناب سفینہ کی چوکیداری کرتا ہے، اسی کے جلوؤں کی کشش ہے کہ پتھر کلمہ



پڑھتے ہیں درخت اشاروں پر دوڑتے ہیں سجدے میں گرتے ہیں صلاۃ و سلام عرض کرتے ہیں۔ یمن میں ایک مقام پر پانی نہایت زہریلا اور خراب تھا کہ جو پتیا بیمار پڑتا یا ہلاک ہو جاتا۔ قافلہ اسی پانی کے قریب ٹھہرتا دور دور تک پانی کا پتہ نہ تھا۔ خدمت اقدس میں شکایت کی گئی۔ شکایت سن کر حکم فرمایا جاتا ہے کہ اس پانی کے پاس جا کر یہ کہہ دے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لوگ مسلمان ہو گئے ہیں تو بھی مسلمان ہو جا۔ قاصد جاتا ہے اور پانی کے سامنے آپ کا ارشاد عالی بیان کرتا ہے فوراً پانی کا رنگ مرزہ و اثر بدل جاتا ہے اور نہایت عمدہ شیریں نفیس پانی ہو جاتا ہے۔

مشہور و معروف ہے کہ ابو جہل اپنی مٹھی میں چھ کنکریاں لے کر خدمت اقدس میں آتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ آسمانوں کے راز بتاتے ہو گزشتہ اور آئندہ کے واقعات بیان کرتے ہو یعنی غیب کی خبریں دیتے ہو میں تو تمہارے قریب ہوں بتاؤ تو میری مٹھی میں کیا ہے۔ مثنوی

گفت اے احمد بگو ایں چیت بود	سنگہ اندر کف بو جہل بود
چوں خبر داری ز راز آسماں	گر رسولی چیت در شتم نہاں
مخبر صادق واقف غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں	
گفت خواہی کہ گویم کاں چہا است	یا گویند آنکہ ما حقیقہم در است
فرمایا میں بتاؤں تیری مٹھی میں کیا ہے یا جو چیز تیری مٹھی میں ہے وہ خود بتائے کہ میں کون ہوں تو ابو جہل کہتا ہے کہ	
گفت بو جہل آل دوہم نا در تر است	گفت حق آرے ازاں قادر تر است
دوسری بات جو آپ نے فرمائی کہ وہ خود بولیں یہ تو نادر اور عجیب کیسے کیونکر ہو سکے ارشاد فرمایا میرا قادر مطلق ہے اس سے بہت زیادہ پر قدرت رکھتا ہے اے ابو جہل سن	
گفت شش پارہ حجر در و سبت تست	بشنواز ہر یک تو تسبیح در ست



تیرے ہاتھ میں چھ کنکریاں ہیں اور ذرا سن تو وہ تسبیح کرتی ہیں۔

ازمیانِ مشت او ہر پارہ سنگ | در شہادت گفتن آمد بے درنگ

ابو جہل نے سنا کہ ہر کنکری شہادت دے رہی ہے اور کیا کہہ رہی ہے کہ

لا الہ الا اللہ گفت | گوہر احمد رسول اللہ سفت

یعنی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی ان کنکریوں سے

آواز چلی آرہی ہے بل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آلہ و اصحابہ وسلم

جوں شنید از سنگہا ابو جہل ایں | روز خشم آں سنگہا رابر میں

ابو جہل نے جب سنا کہ کنکریاں بھی انہیں کا کلمہ پڑھ رہی ہیں ملعون کو غصہ آگیا

کنکریوں کو زمین پر پھینک دیا اور کہنے لگا کہ

گفت نبود مثل تو ساحر و دگر | ساحراں راسر توئی و تاج سر

اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہاری مثل کوئی جادوگر نہ ہو گا تم تو (معاذ اللہ)

تمام جادوگروں کے سردار ہو۔

دشمن شاہ ابو جہل ہو عاشق ہوں اولیں | حیف گھر والوں سے اچھے ہیں باہر والے

قصیدہ

ہے لب عیسیٰ سے جان بخشی نہ الی ہاتھ میں | سنگریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

اللہ اللہ سوکھی ہوئی لکڑی کو کس حسن والے کی جدائی نے پتھر کر کے زار زار لایا جس کو

حضرت مولانا مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔ مثنوی

استن خانہ از ہجر رسول | نالہ می زود بچو ارباب عقول

در میان مجلس و عظ آں چناں | کزوے آگہ گشت ہم پیر و جواں

ستون خانہ یعنی مسجد نبوی کا ستون جو کچھ کی لکڑی کا تھا جس سے مدنی تاجدار پشت

مبارک انکا خطبہ فرمایا کرتے تھے لیکن جب جماعت کی کثرت ہوئی تو منبر تیار کیا گیا جس پر



سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے اور جمعہ کے روز جب خطبہ کے لئے آپ ممبر پر تشریف فرما ہوتے تو اذان حضور کے سامنے بالموافقہ دروازہ مسجد پر کہی جاتی۔ غرض وہ منبر جب تیار ہوا بروز جمعہ جس وقت حضور نے منبر پر قدم مبارک رکھا فوراً وہ ستون حنّانہ حضور کی جدائی میں بیقرار ہو کر زار زار ہورونے لگا جس کے رونے کی آواز تمام حاضرین مسجد سنتے تھے۔

در تحبہ ماندہ اصحاب رسول      کز چہ حے نال دستون با عرض و طول

صحابہ کرام اس کی آوازیں گریہ و زاری کی سن کر نہایت متعجب ہوئے کہ ستون اس قدر کیوں اور کیسے روتا ہے بلکہ صحابہ کرام پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ جیسا حضرت مولانا کافی شہید مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ قصیدہ۔

ستون کی دیکھ کر حالت صحابہ سر بسر روئے رولائے جبکہ چوپ خشک کو آقا کی مہجوری سنی جب اس ستون عاشق بیتاب کی زاری پھر اجاتا ہے آنکھوں میں وہ نقشہ نکمے رونے کا ادھر گرم فغاں تھا وہ ستون صد سے فرقت کے ستون خاموش ہوتا تھا نہ یہ روئی سے چپتے تھے ستون نے وہ کئے نالے کہ چشم حال سی اسدم رسول اللہ کی الفت محبوب عین ایمان ہے بشکل ابرائے کافی یہ مہجوروں کا عالم ہے	تمامی حاضران مجلس خیرا لبشر روئے کہو پھر عین غیرت سے نہ کیونکر ہر لبشر روئے رسول اللہ کے اصحاب کہئے کس قدر روئے کہ کس کس طرح سے اصحاب باسوز جگر روئے ادھر یہ شدتِ رقت سے باہر چشم تر روئے وہ آہیں مار چلا یا یہ دل کو کھول کر روئے شجر روئے حجر روئے سبھی دیوار و در روئے فراق مصطفیٰ میں اہل ایمان عمر بھر روئے یہاں روئے وہاں روئے ادھر روئے ادھر روئے
--	--

غرض کہ جب ستون کی گریہ و زاری کی آوازیں بلند ہوئیں دریائے لطف حبیب جوش زن ہوا  
اس ستون کو قریب بلا کر سینہ مبارک سے لگا کر خاموش کیا اور فرمایا۔

گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون      گفت جانم در فراقت گشت خوں



تکیہ ات من بودم از من تا خستی بر منبر تو مسند ساختی  
 اے ستون کیا چاہتا ہے اور کیوں روتا ہے عرض کی اے آقا حضور کی جدائی  
 میں روتا ہوں کیونکہ آپ کا تکیہ تو میں تھا اور اب منبر پر جلوہ افروز ہوئے حضور کی  
 جدائی میں بیقرار ہوں ہے

گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند شرقی و غربی ز تو میوہ چنند  
 یاد راں عالم حقیقت سروے کند کہ تر و تازہ بسانی تا ابد !  
 حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ستون دکھو کی  
 سوکھی ہوئی لکڑی اگر تو چاہے تو تجھ کو ایک کھجور کا درخت کر دیا جائے کہ مشرق و مغرب  
 کے لوگ آکر تجھ سے میوہ کھایا کریں اور اگر تو چاہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو جنت کا ایک درخت  
 کر دے کہ تو ہمیشہ تر و تازہ رہے تو ستون نے عرض کی ہے

گفت آں خواہم کہ دائم شد بقا شش بشنوائے غافل کم از چوبے مباش  
 اے آقا وہ دولت ملے کہ جس سے بقا نصیب ہو حضور نے فرمایا قَدْ رِخْتَسَ دَامَ لَعْقَمِ  
 عَلٰی ذٰلِكَ الْفَنَاءُ اس نے دریافت کیا کہ فانی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے کہ  
 آں ستون را دفن کردند زمین تا چو مردم حشر یا بد روز دیں  
 اس ستون کو حبیب کریم نے زمین میں دفن فرمایا کہ روز قیامت عاشقان حبیب  
 میں اس کا حشر ہو

تا بدانی ہر کہ اینزداں بخواند ! از ہمہ کار جہاں بیکار ماند !  
 یہ اس لئے ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ جسے مولیٰ اپنا کرتا ہے اس کا کسی سے علاقہ  
 نہیں رہتا اور وہ کسی طرف توجہ نہیں کرتا قصائد  
 پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کے کھلتے کیوں دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جا کیوں  
 تم ہو حسرت نکالنے والے لے نامرادوں کے پالنے والے

عفیہ عن ال جدائی  
 غشش ہفتہ اول میں ہے  
 یہ قصیدہ ذوق  
 خست میں ہے



دم اضطراب مجھ کو جو خیال یار آئے ۱۵ مرے دل میں چین آئے تو اسے قرار آئے  
جانوروں کے عشق کی یہ کیفیت ہے کہ آقائے نامدار سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
جب اونٹوں کو ذبح فرماتے تو ہر اونٹ آپ کی طرف دوڑتا۔ اس خیال سے کہ پہلے میرے مولیٰ  
میری قربانی کریں۔ شعر

ہر ایک کی آرزو ہے پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں | تماشہ کر رہے ہیں مرنے والے عید قرباں میں

ایک اعرابی اپنی آستین میں ایک سوسمار لے کر آیا اور کہنے لگا قسم لات و عزی کی اگر یہ  
سوسمار آپ پر گواہی دے تو میں ابھی ایمان لے آؤں آپ نے سوسمار سے فرمایا: میں کون ہوں  
اس نے بزبان فصیح کہا آپ رسول رب العالمین اور خاتم النبیین ہیں جس نے آپ کو ماننا نجات  
پائی اور جو آپ سے پھر اوہ غارت ہوا۔ اعرابی فوراً مشرف بہ اسلام ہوا۔ ابن عساکر نقل کرتے  
ہیں کہ آپ نے ایک گدھے سے اس کا نام پوچھا عرض کیا: یزید بیٹا شہاب کا۔ اللہ تعالیٰ  
نے میرے نسب میں ساٹھ گدھے پیدا کئے ہمیشہ ان پر پیغمبر سوار ہوتے تھے اب اس نسل  
میں سوائے میرے اور پیغمبروں میں سوائے آپ کے کوئی باقی نہیں۔ امیدوار ہوں کہ آپ کی  
سواری میں رہوں اور میں ایک یہودی کے پاس تھا کہ قصداً اس کو گرا دیتا وہ مجھے بھوکا  
رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا نام یعفور رکھا جسے بلایا  
چاہتے اسے بھیجتے۔ دروازہ پر جا کر اپنا سر ٹکراتا۔ جب صاحب خانہ باہر آتا اشارہ کرتا کہ  
حضور نے تمہیں بلایا ہے جس روز حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دنیا سے  
رحلت فرمائی اسے جدائی کی تاب نہ آئی کنوئیں میں گر کر مر گیا۔

مجھ سے اے مہر ہے قصو اخادر | پشت یعفور ہوئی برج متمر  
تیرے مرکب تیری رحلت سنکر | ڈوب کر جان دیا کرتے ہیں

اہلبیت کرام کی ایک بکری تھی جب تک حضور باہر رہتے وہ بکری چلائی اور باہر کو بھاگتی  
اور جب حضور اندر تشریف لے آتے اس بکری کو چین آجاتا اور خاموش ہو جاتی۔

یہ یقیناً حق  
گفت میں ہے

یہ سوسمار ایک  
جانور ہوتا ہے جسے  
گدھے کہتے ہیں۔



ملا ارج میں ہے کہ ایک چرواہا بکریاں چراتا تھا، بھیڑیا آیا اور ایک بکری اٹھا کر چلا  
 چرواہا دوڑا اور اپنی بکری بھیڑیے سے چھڑا لی، بھیڑیا ایک ٹیلہ پر جا بیٹھا اللہ تعالیٰ نے  
 اس کو کلام کرنے کی قوت دی، اس نے کہا اے چرواہے تجھے خدا کا خوف نہیں کہ جو اس نے میرا  
 رزق مقرر فرمایا ہے وہ تو مجھ سے چھڑاتا ہے چرواہے کو بڑا تعجب ہوا کہ بھیڑیا انسانوں کی طرح  
 کلام کرتا ہے، بھیڑیے نے کہا اے چرواہے اس سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ تو یہاں بکریاں چراتا  
 ہے اور پیغمبر آخر الزماں یہاں سے قریب جہاد کر رہے ہیں، اور بہشت کے لوگ ان کے یاروں  
 کی لڑائی دیکھ رہے ہیں تو ان کی خدمت نہیں جاتا چرواہا بولا اے بھیڑیے اگر میں ان کی خدمت  
 میں جاؤں تو میری بکریوں کی دیکھ بھال کون کرے گا، بھیڑیے نے کہا خدا کی قسم تیری بکریوں کا  
 میں نگہبان ہوں تو ان کی خدمت میں حاضر ہو، غرض کہ چرواہا اپنی بکریوں کو بھیڑیے کے سپرد  
 کر کے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا، جب واپس آیا ایک ایک  
 بکری سلامت پائی اور دیکھا کہ بھیڑیا ان کی حفاظت کر رہا ہے، حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں کہ جب میں  
 رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو کتے سے لیکر چلی راہ میں کچھ بکریاں چرتی تھیں آپ کو دیکھ کر کہنے  
 لگیں اے حلیمہ تو اس لڑکے کو جانتی ہے یہ مالک زمین و آسمان کا پیغمبر اور اولاد آدم کا سردار اور  
 سب جن و انس سے بہتر ہے ایک روز حلیمہ کی گود میں تھے کئی بکریاں ادھر سے گزریں ایک نے  
 آپ کو سجدہ کیا اور قدم مبارک کو بوسہ دیا۔

۱۲۰۰  
 قصائد خدائق  
 بخشش حصہ اول  
 میں ہیں ۱۲  
 ۱۲۰۰  
 قصیدہ  
 ذوقِ نعت میں  
 ملے گا ۱۲  
 ۱۲۰۰  
 قصائد خدائق  
 بخشش میں  
 ملے گا ۱۲

قصیدہ	
۱ شرح وائشمن صحیح کرتے ہیں	۱ وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں
۲ تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے	۲ مومن وہ ہے جو انکی عزت پر مرے دل سے
۳ فرش کیا عرش پر جاری ہے حکومت تیری	۳ اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
۴ میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہے نام تیرا	۴ ہے ذکر میرے لب پر صبح و شام تیرا
۵ دونوں عالم کو ہوئی وہ مشکل پیاری یا رسول	۵ ایسی قدرت تیری صورت سنواری یا رسول



سلیمان علیہ السلام کے جن فرماں بردار کئے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کیلئے  
فرشتے لڑائی میں بھیجے سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا مطیع کی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے  
براق بھیجا کہ ہوا سے بہت زیادہ تیز رفتار تھا اور خندق کی لڑائی میں ہوا آپ کی مدد کیلئے بھیجی  
کہ تمام لشکر کفار تہ وبالا کر دیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں نصرت  
یا ائوباً مدد دیا گیا میں ہوا سے سلیمان علیہ السلام کو تمام دنیا کی بادشاہت بخشی۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلطنت دنیا قبول نہ فرمائی اور بندگی اختیار کی جس کے  
بدلے بخشہ اور اہل جنت کی سرداری حاصل ہوئی داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم ہوا حبیب  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ کی برکت سے خشک لکڑی نے تلوار کا کام دیا ریاض الناصحین میں  
لکھا ہے کہ ایک یہودی خدمت اقدس میں ایک پتھر لایا اور کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
یہ پتھر حضرت داؤد علیہ السلام پیغمبر کے پتھروں سے ہے آپ نے ہاتھ میں لیا موم ہو گیا یہودی  
یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہو گیا عیسیٰ علیہ السلام کو بچپن میں گویائی عنایت فرمائی کہ انھوں نے  
اپنی والدہ ماجدہ حضرت مریم کی طہارت و پاکی پر گواہی دی۔

حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دودھ پیتے بچوں نے کلام کیا اور آپ کی رسالت پر گواہی  
دی مگر معطلہ میں ایک بچہ کہ اسی دن پیدا ہوا تھا خدمت اقدس میں حاضر لایا گیا اس سے فرمایا  
میں کون ہوں اس نے صاف کہا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ آپ اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم وآلہ وصحبہ اجمعین۔  
مثنوی شریف میں ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ سہ

ہم ازاں وہ یک ز نے از کافراں	سوئے پیغمبر دواں شد ز امتحاں
------------------------------	------------------------------

کفار میں ایک عورت کافرہ آپ کا امتحان لینے کے لئے اس طرح آئی کہ سہ

پیش پیغمبر درآمد با خنار	کو د کے دو ماہہ زن را در کنار!
--------------------------	--------------------------------

ایک برقع سر سے پاتک اوڑھے ہوئے اور اپنے دو مہینے کی عمر والے بچے کو برقع کے اندر گود

میں لئے ہوئے آپ کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی فوراً وہ شیر خوار بچہ اندر سے نکارتا ہے سہ



گفت کو دک سلمہ اللہ علیک	یا رسول اللہ قد جئنا رکت
یارسول اللہ آپ پر اللہ کا سلام۔ ہم حضور کی خدمت میں حاضر آئے ہیں۔	
مادرش از خشم گفتہ ہیں خوشش	کیت افگند این شہادت را بخوش
ایں کیت آموخت اے طفل صغیر	کہ زبانت گشت در طفلی جبریر
یہ کلام سنکر اس کی ماں کو غصہ آگیا اور اس بچہ سے کہا "چپ" یہ کلام تجھ کو کس نے سکھا دیا اور یہ کلام کرنے کی قوت تجھ میں کہاں سے آگئی حالانکہ تیری عمر دو مہینے کی ہے	
گفت حق آموخت و انکہ جبریل	در بیاں یا جبرئیل من ریل
وہ بچہ جواب دیتا ہے کہ مجھ کو اللہ واحد حقیقی نے یہ قوت بخشی اور کلام کرنیکی طاقت دی اور اسکے حکم سے حضرت جبریل مجھ کو یہ سکھاتے ہیں۔	
گفت کو گفتا کہ بالائے سرت	مے نہ بینی کن بہ بالا منظر ت
اس کی ماں پوچھتی ہے کہ جبریل کہاں ہیں۔ کہتا ہے کہ اے ماں اپنے سر کے اوپر تو نہیں دیکھتی ہے	
ایتادہ بر سر تو جبریل	مر مر اگشتہ بصد گونہ دلیل
تیرے سر پر حضرت جبریل امین کھڑے ہوئے ہیں اور یہ	
مے بیاموز و مرا وصف رسول	بر علو مے رساند زیں سفول
وہ مجھ کو وصف سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سکھا رہے ہیں اور مجھ کو اونٹنی سے اعلیٰ پر پہنچا رہے ہیں	
گفت می بینی تو گفتا کہ بلے	بر سرت تا باں چو بدر کاٹے
اس کی ماں کہتی ہے کہ کیا تو حضرت جبریل کو دیکھتا ہے۔ کہاں تیرے سر پر چودھویں رات کے چاند کی مثل حضرت جبریل امین کو دیکھتا ہوں۔	
پس رسولش گفت کاے طفل ریع	چیت نامت باز گو و شو مطیع



اب حضور علیہ السلام نے اس بچے سے ارشاد فرمایا اے بچے تیرا نام کیا ہے تو وکھڑی کرتا ہے سہ

گفت نامہ پیش حق عبد العزیز

عبد عزیز کے نزد میں یکمشت حیر

یا رسول اللہ میرا نام اللہ کے نزدیک عبد العزیز ہے اور انہوں نے عبد عزیزی رکھا ہے یعنی بت کا بندہ اور کہتا ہے سہ

من ز عذتی پاک و بزار و بری

حق آں کہ دادت میں پیغمبری

یا رسول اللہ میں عزیزی (بت) سے پاک ہوں اور بزار و بری ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ پیغمبر آخر الزماں ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مسلمانوں! سبق لینے کا مقام ہے کہ یہ کلام خدا نے جبریل کو اور جبریل نے بچے کو سکھایا کہ وہ بچہ بارگاہ رسالت میں اللہ و رسول کے دشمنوں سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کر کے مقبول بارگاہ الہی ہو جاتا ہے ہمیں بھی یہ مقبولیت اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے کہ جب ہم بھی خدا اور رسول کے دشمنوں سے ہر طرح کنارہ کش رہیں۔

کوئی رشتہ عدو حق سے جوڑا جاتا نہیں سکتا

تو ایمان پسرنے سے پہلے تیغ چرکائی

تو شمشیر پید نے خون پینے میں مزا پایا

بڑھی جب نوک خنجر بہ گئے سب بس بھر چھالے

کہ بڑھکر کاٹی گردن برادر نے برادر کی

تو اپنے دل جہان ماسوا سے توڑ لیتے ہیں

اصول ملت اسلام توڑا جاتا نہیں سکتا

پیر کی ذات حلقہ آورونکے درمیاں پائی

پسر کو جب عدو دین محبوب خدا پایا

پرانے رشتے ناٹے عشق نے سب قطع کر ڈالے

ہوئی حائل راہ حق میں ندی شیر مادر کی

بشر جب رشتہ الفت خدا سے جوڑ لیتے ہیں

محمد کی محبت خون کے رشتوں سے بالا ہے

یہ رشتہ دنیوی قانون کے رشتوں سے بالا ہے



اُو اور اپنے رب کا ارشاد کان لگا کر سنو۔ دیکھو وہ کیا فرماتا ہے اُو لَيْكُمَا كَا لِيْنَام  
 بَلْ هُوَ اَصْلَ ط اُو لَيْكُمَا هُوَ الْغَفِلُونَ ط كُفَّارٌ مُشْرِكِينَ چوپاؤنکی مثل میں بلکہ  
 ان سے بھی بدتر گمراہ یہی لوگ غافل ہیں اور فرماتا ہے فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِيْنَ  
 بیشک اللہ کافروں کا دشمن ہے اور فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ  
 اُو لَيْكُمَا فِي الْاَوَّلِيْنَ ط اللہ ورسول کے جتنے مخالف ہیں سب سخت تر ذلیل ہیں...  
 اور فرماتا ہے وَمَنْ يَتَوَلَّصْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ ط تم میں جو کوئی ان کافروں سے دوستی  
 و مولات رکھے گا وہ بیشک انہیں کے گروہ میں سے ہے اور فرماتا ہے اُو لَيْكُمَا هُوَ شَرُّ الْبَرِيَّةِ  
 وہ کفار تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔ اور فرماتا ہے لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ دُؤْلًا وَلَا نَصِيْرًا  
 ان کفار میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ اور فرماتا ہے وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ  
 حَسَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وَاكَا النَّارُ ط بیشک مشرک پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام  
 فرمادی ہے اور ٹھکانہ اس کا جہنم ہے اور فرماتا ہے الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكُفْرَ دُؤْلًا  
 اُو لِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط يَتَّخِذُوْنَ عِنْدَ هُوَ الْعِزَّةَ بِاللّٰهِ جَمِيْعًا وہ جو  
 مسلمانوں کے سوا کافروں کو مددگار بناتے ہیں کیا ان کفار کے پاس عزت و صولت ہے  
 عزت تو ساری اللہ کے قبضہ میں ہے اور فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا  
 عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ بَعْضُ اِلَٰهِيْمَا اِيْمَانُ وَالْوَيْرُ اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ  
 سوالات نہ کرو اور فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِنْ تُطِيعُوْا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا  
 يَرُدُّوْكُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خَسِرٰتٌ ط اے ایمان والو اگر تم کافروں کے کہنے  
 پر چلے تو وہ تمہیں الٹے پاؤں پلٹا دیں گے۔ پھر ٹوٹا کھا کے نقصان اٹھا کے پلٹ جاؤ گے اور  
 فرماتا ہے اِنَّمَا وَلِيُّكُمْ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَالَّذِيْنَ آمَنُوا اس میں کوئی شک و شبہ  
 نہیں ہے اور یقیناً یہی بات ہے کہ تمہارے مددگار اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں  
 اور فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ط اے ایمان والو



اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمُسْمُوْعُ  
 مَعَ مَنْ أَحَبَّ كُلَّ شَيْءٍ أَسَىٰ كَسَاہُ ہُوَ كَاہُہٗ سِیَّئُہٗ سِیَّئُہٗ سِیَّئُہٗ سِیَّئُہٗ سِیَّئُہٗ سِیَّئُہٗ سِیَّئُہٗ سِیَّئُہٗ سِیَّئُہٗ سِیَّئُہٗ  
 لَوْ لَیَّاہُ مِیْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سَہُ رَاوِی ہِیْنِ شَہِی الْمُنْبِیِّ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اِیْشَارَ فِی الْمَشْرِ کُوْنٌ اَوْ یُکْفُوْا اَوْ یُزَحَّی بِصَحْرَ غَیْبِی صَیِّی اللّٰہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا مشرکوں سے مصافحہ کرنے اور انہیں کُفّیت کے ساتھ ذکر کرنے کو اور  
 آتے وقت اُن سے مرتبا کہنے کو وجہ یہ ہے کہ اس میں کفار و مشرکین کی تعظیم نکلتی ہے اور  
 تعظیم کسی کافر کی بھی کسی ہی ادنیٰ قسم کی بھی ہو مطلقاً حرام ہے۔ فتاویٰ ظہیریہ اور  
 درمختار میں ہے لَوْ سَلَّمَ عَلَی الَّذِیْ یُجِیْلُ یُکْفَرُ لَا تَجِیْلُ اِنْ کَا فِرْکُفْ اِکْرَ کَا فِرْ  
 ذمی کو تعظیماً کوئی سلام کر لے کافر ہو جائے گا اس لئے کہ تعظیم کافر کی کفر ہے۔ فتاویٰ  
 ظہیریہ اور درمختار میں ہے لَوْ قَالَ لَکُمُودِیْ یَا اُسْتَاذُ یُجِیْلُ کُفْرٌ۔ اگر مجوسی کو بطور تعظیم  
 اے استاد کہا کافر ہو گیا۔ تاج الفحول، مولنا عبد القادر صاحب قادری بدایونی  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب احسن الکلام میں فرماتے کہ جو افعال و اقوال شعار تکذیب و  
 انکار شمار کئے گئے ہیں اگر ان کا ترکیب ہو گا اس پر حکم دیا جائے گا کہ وہ کفار سے ہے آگے فرماتے  
 ہیں کفری قول یا فعل میں مصلحت یا اشارت یا بلا قصد یا سہواً یا جہل کا کوئی عند قبول نہ کیا  
 جائے گا بلکہ وہ کفری قول یا فعل کسی مصلحت سے کیا ہو اشارۃً ہو یا سراً یا سہواً یا  
 ناواقفیت کی وجہ سے ہو، ہر حال میں حکم کفر اس پر لگایا جائے گا اب انصاف کر کہ اللہ  
 اور رسول کے ارشادات کیا ہیں۔

اور فقہائے کرام کیا بتا رہے ہیں اور اس زمانہ میں ان ارشادات کے مقابلہ میں کیا  
 کیا جا رہا ہے۔ تمہیں ابھی معلوم ہو جائے گا۔ ایسے لوگ جن کے اقوال و اعمال و عقائد کو پیشتر  
 بیان کیا گیا، خدا اور رسول قرآن و احادیث کے صریح جھٹلانے والے اور مشرکوں کی محبت  
 میں فنا ہو چکے، اللہ تعالیٰ برادرانِ اہلسنت کو ان کے تمام فتنوں اور شرور سے محفوظ رکھ کر



الْحُبُّ لِلَّهِ وَالْبُغْضُ لِلَّهِ كَمَا سَجَا مَصْدَاقُ بَنَاتِ

قصیدہ

دشمن احمد بہ شدت کیجئے | لہ | محدودوں کی کیا مروت کیجئے

اے مسلمان محبت حبیبِ رحمن عین ایمان بلکہ ایمان کی جان ہے، انصاف کر کہ اگر تیرے  
باپ یا بیٹے یا دوست کی کوئی توہین کرے تو کیا تجھے یہ بات پسند آئے گی کیا تو اس اپنے باپ  
یا بیٹے یا دوست کی توہین کرنے والے کو اپنا دوست جانے گا، ایمان سے کہنا تقاضائے غیرت  
کیا ہو گا۔ کان کھول کر سن خلیفہ چہارم شیر خدا مشکا کشا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ  
لکرم کیا فرماتے ہیں ارشاد کرتے ہیں اَلَا عِدَاؤُكُمْ اَعْتَدْتُمْ لَكُمْ عِدًا وَوَعَدُكُمْ يَوْمَ  
وَعْدٍ يَوْمَ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ يَوْمِ  
اور ایک تیرے دشمن کا دوست کہ وہ بھی تیرا دشمن ہے، ہاں اب میدان امتحان ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تجھ کو کتنی دوستی ہے اُن کا دوست تجھے کتنا پیارا ہے اور  
ان کا دشمن تجھے کتنا دشمن ہے، دشمن دو قسم کے ہیں ایک کھلا دشمن دوسرے چھپا دشمن  
کھلے دشمن جیسے یہودی نصاریٰ مجوسی مشرکین کا دوست بنے، اور ان کو اپنا دوست خیر خواہ  
سمجھے اس سے بڑھ کر اندھا بہرا بد بخت بد نصیب کون، اور چھپے دشمنوں منافقوں مرتدوں کو  
نظر ایمان سے سچا ان کے اقوال افعال و حرکات کو ایمانی میزان میں تول پہلے عقائد  
وہابیہ دیوبندیہ کو سن میں بعض عرض کرتا ہوں۔

یہ فرقہ مدعی اسلام مجلس میلاد شریف کو حرام بتاتا ہے اسے جہنم کنیا سے تشبیہ دیتا ہے  
قیامِ خطیبی کو شرک و بدعت قرار دیتا ہے یا رسول اللہ اور یا غوث کہنے کو شرک بتاتا ہے انبیاء  
و اولیاء سے مدد مانگنے کو ناجائز کہتا ہے۔ حبیبِ خدا کو اپنا جیسا سمجھتا ہے اور حضرت رسالت  
کے ساتھ ہمہری کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور ان کو اپنا بیٹا بھائی بتاتا ہے، اس ذاتِ اقدس کو مکر مٹی  
میں ملنے والا لکھتا ہے۔ ان کو واقفِ غیب ہونے عالم ماکان و مایکون ہونے سے صاف

اولیٰ ہیں



انکار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جھوٹ بولنے والا لکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم کے علم پر شیطان کے علم کو بڑھاتا ہے۔ حضور کے علوم غیبیہ کو جانوروں چوپایوں کے علم سے نسبت دیتا ہے۔ بندہ رسول اور بندہ مصطفیٰ کہنے کو بیکاشرک بتاتا ہے۔ ابن عبد الوہاب نجدی جو نجد میں پیدا ہوا تھا حضور کے روضہ انور کو صنم اکبر یعنی بہت بڑا بت کہتا تھا اور (معاذ اللہ) مزار مطہر ڈھانے کے ارادے سے مدینہ طیبہ آیا تھا۔ حرم مکہ میں جس نے اپنے گھوڑے باندھے اور حرم شریف میں سادات کے بچوں تک کے خون بہائے شہداء کے قبوں اور مزارات کو شہید کیا اس کو یہ فرقہ ضالہ بزرگ عمدہ عقائد والا مانتا ہے۔ بلکہ لکھ کر چھاپ دیتا ہے اب ایمان سے بوجھ کہ تیرا ایمان اس فرقے کو کیا سمجھتا ہے۔ واللہ کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھی محبت و عظمت حبیب ہوگی ذرا سا بھی لگاؤ ایمان کا ہو گا۔ اس گمراہ فرقے کو اپنا خالص دشمن جانے گا۔ کیونکہ اللہ و رسول کی شان میں بدگوئی کرنی والا مسلمان کو قطعی دشمن ہونا ہی چاہیے ورنہ دل میں عظمت و محبت حبیب کا نام بھی نہیں۔ علی بن القیاس دوسرے فرقے جیسے روافض، یحییٰ و قادیانی غیر مقلدین چکڑاوی یہ سب ایک رسی میں ہیں ان کے لئے واقف عبوب خیر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے ہی فرمادیا۔ تَكَلَّمُوا فِي النَّارِ الْوَاحِدَةِ اَوْ سَبَّ فِرْقَةَ نَارِي جَنَّمِي میں فقط ایک فرقہ اہلسنت و جماعت کہ یہ جنتی ہے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان بد مذہبوں کی خبر دیکر نہیں حکم سنا گئے لَا تَوَدُّ اَکِلُوْهُ هُوْنًا اَنْ کَے ساتھ تم کھاؤ وَلَا تَشَارِبُوْهُ هُوْنًا اَنْ کَے ساتھ پیو وَلَا تَحَابِسُوْهُ هُوْنًا اَنْ کَے ساتھ بیٹھو وَلَا تَنَاجُوْهُ هُوْنًا اَنْ کَے ساتھ بیاہ شادی کرو وَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْهِ هُوْنًا اَنْ کَے ساتھ سلام کرو۔ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُ هُوْنًا اَنْ کَے ساتھ نماز پڑھو وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِ هُوْنًا اَنْ کَے جنازے کی نماز پڑھو اِیَّا کُمْ وَلَا یُصَلُّوْا کُمْ وَلَا یُفْتِنُوْا کُمْ ثُمَّ اَنْ کَے بد مذہبوں سے دور ہو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں۔ وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں اسی کو حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ متنوی شریف میں فرماتے ہیں



دور شوا از اختلاط یارید | یار بد بدتر بود از یار بد

بُری یار سے دور رہو۔ اس سے خلط ملط نہ کر سب سے زیادہ بُرا شخص بد مذہب ہے جیسے وہابی، رافضی، قادیانی، غیر مقلد وغیرہ فرماتے ہیں کہ ان سے دور رہو یہ زہرِ ہلے سانپ سے بدتر ہیں کیونکہ سے

یار بد تنہا تھیں بر جاں زند | یار بد بردیں و برائیاں زند

زہرِ ہلے سانپ اگر کاٹے تو یہی ہے کہ فقط جان جائے ایمان تو سلامت رہے جس سے عزت دونوں جہاں کی ہے لیکن اگر ان بد مذہبوں میں سے کسی کے زہرِ فسادت کا اثر پڑ جائے تو دین و ایمان برباد ہو جائے اسلام ہی رخصت ہو جائے، لہذا انسان جتنا زہرِ ہلے سانپ سے بچتا ہے کم از کم اتنا ہی ان بد مذہبوں سے بچے تو غنیمت ہے کہ ایمان کی حفاظت سلامت اسی میں ہے، مولیٰ تعالیٰ جل و علا اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں بد مذہبوں کو ہدایت فرمائے اور تمام برادرانِ اسلام کو جملہ بد مذہبوں کے شر سے اور ان کی زہرِ ہلے کفری ہوا سے بچائے رکھے اور اپنے محبوبوں کی محبت میں فنا کر دے آمین

مسجد ۳۰۴۱  
بہارِ بخشش میں  
جلد ۱۷

قصائد

اے راحتِ جاں جو ترے قدموں سے لگا ہو	۱	کیوں خاکِ بے صورتِ نقشِ کف پا ہو
جانِ دل یارِ حقِ قربانِ حبیبِ کبریا	۲	اور ہاتھوں میں ہو دلانِ حبیبِ کبریا
نہیں نے تو کیا ہم کو مسلمان یارِ رسول اللہ	۳	نہیں تو ہو ہمارا دین و ایمان یارِ رسول اللہ
عسی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چار مردے زندہ کئے حبیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کروڑوں		
دل مردہ زندہ کئے جیسے سیدنا عسی علیہ السلام نے زندہ کیا وہ پھر مر گیا اور جس دل کو حبیبِ خدا		
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زندہ کیا اسے حیاتِ ابدی ملی یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں		

بہارِ بخشش میں جلد ۱۷



دوسرے گھر میں بد لکر چلے گئے۔ ان کے تصرفات کرايات کمالات جیسے کہ اس عالم میں تھے بدستور ویسے ہی جاری رہتے ہیں۔ شیخ محقق فرماتے ہیں کہ اکثر اولیائے کرام کے تصرفات کرايات بعد وصال اس عالم دنیا سے اعلیٰ اور اکمل اور اتم ہو جاتے ہیں۔

**حکایت :-** ایک بزرگ کا عہد تھا کہ میں کسی پر سوار نہ ہوں گا ہمیشہ پیادہ پا چلا کرتے جب وصال ہوا، لوگ جنازہ لے چلے راہ میں ایک بڑی بی کھڑی تھیں انہوں نے پوچھا کہ کس کا انتقال ہو گیا جواب دیا فلاں بزرگ کا۔ بڑی بی نے کہا یہ وہی بزرگ ہیں جن کا یہ عہد تھا کہ میں کسی پر سوار نہ ہوں گا۔ لوگوں نے کہا ہاں وہی بزرگ ہیں وہ بڑی بی کہنے لگیں کیوں حضرت آج تو آپ کا عہد ٹوٹ گیا، چار پر سوار جا رہے ہو۔ بڑی بی نے اتنا کہا کہ جنازہ چاروں کے کندھوں پر سے اٹھا اب نیچے لوگ جا رہے ہیں اور جنازہ اوپر معلق جا رہا ہے یہاں تک کہ لوگ قبرستان میں پہنچے جنازہ نیچے آ گیا لوگوں نے دفن کر دیا۔

**حکایت :-** ایک بزرگ کا وصال ہوا۔ نہلانے والے نے غلطی سے بجائے دہنی جانب کے بائیں طرف سے غسل شروع کیا۔ فوراً ان بزرگ نے آنکھیں کھول دیں اور فرمایا کہ اے شخص کیا تو مجھے مردہ خیال کرتا ہے

**حکایت :-** ایک بزرگ نے ایک بزرگ کو قبر میں اتارا، اور ان کے سر کے نیچے سے کفن ہٹایا اور ان کا سر خاک پر رکھنا چاہتا کہ دربار الہی میں عاجزی و انکساری ظاہر ہو، فوراً وہ بزرگ آنکھیں کھول کر فرماتے ہیں کہ اے شیخ تو میرے نانا اٹھانے والے کے آگے مجھ کو ذلیل کرتا ہے پوچھ آپ کا تو انتقال ہو گیا تھا، کیا آپ زندہ ہیں، فرمایا ہاں جو اللہ کے محب ہوتے ہیں وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور تجھ کو اگر آج یقین نہیں تو کل روز قیامت میں تیری مدد کر کے تجھ کو یقین دلا دوں گا۔

**حکایت :-** جس رات خواجہ بایرید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اسی رات ایک صالح نے خواب میں دیکھا کہ میں عرش کو اپنے سر پر اٹھائے ہوئے اڑ رہا ہوں۔ صبح کو تعبیر لینے



کے واسطے خواجہ بایزید سبطانی کے مکان پر گیا دیکھا کہ کفن سل رہا ہے دریافت کیا کس کا انتقال ہو گیا۔ کہا تمہیں نہیں معلوم رات خواجہ کا وصال ہو گیا۔ اس شخص نے خیال کیا کہ خواب کی تعبیر کسی اور سے لے لیں گے۔ اب تجھیز تکفین سے فارغ ہو کر چلوں۔ ٹھہر گیا جنازہ تیار ہو گیا جب لوگ جنازہ لیکر چلے اس قدر جھوم تھا کہ یہ شخص خواب دیکھنے والا چاہتا تھا کہ میں جنازے کو کاندھا دوں مگر بوجہ جھوم کے مجبور ہو کر دور رہ جاتا تھا۔ ایک بار جوش محبت بڑھا اور بیتابانہ جنازہ تک پہنچ ہی گیا۔ مگر کاندھا دینے کا موقع اب بھی نہ ملا تو جنازے کے نیچے آگیا اور جنازے کے نیچے میں اپنا سر لگا دیا فوراً خواجہ بایزید سبطانی جنازے میں سے فرماتے ہیں کہ اے شخص تیرے خواب کی یہی تعبیر ہے۔

محمد اسلم طوسی اور لغمی طوسی تھنوں نے صحرا میں تین سو ہزار آدمیوں کو پانی پلایا تھا حضرت رابعہ بصریہ کے مزار پر گئے اور کہنے لگے کہ اے رابعہ بصریہ دنیا میں تو شیخی مارا کرتی تھی کہ میں دونوں عالم سے فارغ ہوں اب بتا کہ تجھ پر کیا گزرتی ہے آپ نے مزار کے اندر سے جواب دیا کہ جو چیز میں نے دیکھی اور دیکھ رہی ہوں اللہ تعالیٰ تجھ کو مبارک کرے۔

خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا جنازہ کو لے چلے راہ میں ایک مسجد واقع ہوئی۔ موذن اذان کہتا تھا جب کہا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ لفظ لا پر حضرت خواجہ نے جنازے میں انگشت شہادت اٹھادی لوگ سمجھے کہ زندہ ہیں دیکھا تو جان نہ سکی وہ انگلی اسی طرح اٹھی رہی ہر چند کوشش کی برابر نہ ہوئی۔

ابوبکر کتانی نے ایک سفر کیا صحرا میں دیکھا کہ ایک مردہ درویش قبر میں بس رہا ہے آپ نے فرمایا تو مردہ کیونکر مہتا ہے اس نے جواب دیا کہ اللہ کی محبت میں یہی حال ہوتا ہے خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اے بندے تجھے لازم ہے کہ روزانہ تین ہزار بار مراد اور پھر زندہ ہو اور اپنی ہستی کو اللہ تعالیٰ کی ہستی میں فنا کر تا کہ اس کے بعد تجھ کو ایسی بقا ملے کہ جس کو فنا ہی نہیں اور فرماتے ہیں مردان خدا ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ اُن کے لئے فنا نہیں اور فرماتے ہیں



بہت لوگ زمین پر چل رہے ہیں مگر مردہ ہیں اور بہت لوگ وہ ہیں جو زمین کے نیچے دفن ہیں مگر زندہ ہیں۔

حضرت محبوب الہی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جب وصال ہوا جنازہ چلا خلقت ساتھ تھی جنازے کے ہمراہ حضرت سعدی شیرازی کا یہ قصیدہ پڑھا جاتا تھا۔

لیک بد عہدی کہ بے مامیروی

سرو سمینا بھرا میروی

تو کجا بہر تماشا میروی

اے تماشا گاہ عالم روئے تو

اس شعر پر حضرت محبوب الہی کو وجد ہوا۔ جنازے میں سے ہاتھ عالم وجد میں اٹھا دیا۔ جنازہ رکھ دیا گیا ایک بزرگ نے ہاتھ سیدھا کر دیا اور کہا اے محبوب الہی یہ وحید کا مقام نہیں یہ حیاتِ ابدی ہے اولیا کی اور ایسے واقعات ہزاروں ہیں یہ دولت و نعمت اسی کو ملتی ہے جس کے قلب کو زندہ کیا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے۔

علاوہ بریں زندہ کر نامردوں کا بھی آپ سے ثابت ہے ایک شخص نے اگر آپ سمعوض کیا کہ اگر آپ میری بیٹی کو زندہ کر دیں تو میں آپ پر ایمان لاؤں آپ اسکی قبر پر تشریف لیگئے اور اسکی بیٹی کو آواز دی اس نے قبر میں سے جواب دیا۔ کَبَّيْكَ وَسَعْدَايْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فرمایا تیرا دل دنیا میں آنے کو چاہتا ہے عرض کی نہیں یا رسول اللہ میں نے عقبیٰ کو دنیا سے اور خدا کو ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا۔

مدارج اور شواہد میں ہے کہ حضرت جابر نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کی ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور گوشت اس کا حضور کھیلے پکا یا حضرت جابر کے دو چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے جو کھیلتے تھے بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے کہا آؤ ایسے کھیلیں جیسے ہمارے باپ نے بکری کے بچے کو ذبح کیا ہے۔ بڑے بھائی نے چھری لی اور چھوٹے بھائی کو ذبح کر دیا حضرت جابر کی بی بی جو کھانا پکانے میں مشغول تھیں انہوں نے جو دیکھا محبت مادی جوش آنی بتایا نہ دوڑیں۔ یہ بڑا لڑکا خوف کے مارے پھٹ پر چڑھ گیا قدرت خدا کہ



وہاں اس کا پاؤں پھسلا اور نیچے گر کر وہ بھی مر گیا حضرت جابر کی بی بی نے دونوں کی لاشوں کو ایک کنبل میں لپیٹ کر اندر مکان میں رکھ دیا اور کسی دوسرے کو یہاں تک کہ حضرت جابر کو بھی اطلاع نہ کی اسوجہ سے کہ اگر حضور کو خبر ہو گئی تو دعوت میں خلل پڑ جائیگا اور حضور کو صدمہ ہوگا۔ کھانا تیار ہو چکا۔ حبیب خدا جلوہ افروز ہوئے کھانا سامنے رکھا گیا۔ ارشاد فرمایا اے جابر تمہارے لڑکے کہاں ہیں بلاؤ۔ حضرت جابر نے دیکھا کہ بچے مکان میں نہیں ہیں عرض کی حضور کھانا ملاحظہ فرمائیں۔ بچے جب آئیں گے کھا لیں گے۔ ارشاد فرمایا ہرگز نہیں اے جابر جلد اپنے لڑکوں کو بلا کر لاؤ۔ مجھ کو حکم خدا ہے کہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤں۔ حضرت جابر نے تلاش کی اپنی بی بی سے حضور کا ارشاد اقدس بیان کیا جب ان کی بی بی نے یہ حکم سنا مجبور ہوئیں اور دونوں لاشیں اٹھا کر حضرت جابر کو دیں۔ انھوں نے دونوں لاشوں کو لا کر سامنے رکھ دیا اور عرض کی یا رسول اللہ بچے تو جنت کو سدھارے سارا واقعہ بیان کیا محبوب کریم نے دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند فرمائے دونوں بچے زندہ ہو گئے اور حضور کے ساتھ کھانا کھایا۔

کے ساتھ کھانا کھایا۔

فرزندوں کو جابر کے اک آن میں جان بخشی

قدرت تو دیکھائی تھی اور نام تھا دعوت کا

قصیدہ

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو ۱۰ اللہ کو معلوم ہے کیا جانتے کیا ہو  
عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اندھے اچھے ہو جاتے اور کوڑھی شفا پاتے، حبیب  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر کی خاک کو یہ تاثیر بخشی کہ جو بیمار صدق عقیدت سے  
استعمال کرے شفا پائے۔ سید سمہودی کہتے ہیں میں نے بچشم خود دیکھا کہ ایک  
کوڑھی نے مدینہ طیبہ کی خاک اپنے بدن کو لگائی بیماری اس کی جاتی رہی اور یہ بھی  
انہیں سید صاحب سے منقول ہے کہ میرے غلام کو سال بھر سے روز بخار آتا تھا کسی  
طرح آرام نہ ہوتا تھا خاک مدینہ کے استعمال سے شفا ہو گئی۔

یہ قصیدہ  
دونوں بچوں  
میں ہے



مولانا رفیع الدین صاحب مراد آبادی اپنا حال تحریر کرتے ہیں کہ میرے بانیں ہاتھ میں اس قدر درد تھا کہ ہاتھ ہلانا بھی دشوار تھا۔ درد کی جگہ مدینے کی خاک ملی بالکل آرام ہو گیا۔  
 لکھا ہے کہ جب حضور سفر سے واپس تشریف لاتے اور قریب مدینہ طیبہ پہنچتے تو اپنی سواری کو کمال شوق کے ساتھ تیز کر دیتے اور چادر مبارک دوش انور سے گرا دیتے اور فرماتے  
 هَذَا دَوَاءٌ طَيِّبَةٌ یعنی یہ میں پیاری پیاری خوشبودار ہوائیں اور گرد و غبار اور اگر کوئی پوچھتا منع فرماتے اور فرماتے  
 جو چہرہ انور پر پڑتا اس کو صاف نہ فرماتے۔ اگر کوئی پوچھتا منع فرماتے اور فرماتے  
 خاک مدینہ شفا ہے۔

## شعر

خاک شفا و غبار مدینہ آب بقا انہار مدینہ لکھتے ہیں اسکو عرشِ سدا علی قبر شریف اتنا ملگرا	دار شفا ہے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو ہے تہ پہلوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
--	--

شاہ عبدالحق محقق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جس زمانے میں میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا میرے پاؤں پر ورم آگیا تھا اطیباً علاج کرتے کرتے عاجز آگئے تھے میں نے مدینہ طیبہ کی خاک پاک کا استعمال کیا بالکل آرام ہو گیا۔

## قصائد

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے	۱۷	اٹھالیا جائے تھوڑی خاک ان کے آستانے سے
نہ مایوس ہو کر دکھ درد والے	۱۸	درشہ آ، ہر مرض کی دوا لے

رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں الْمَدِينَةُ خَيْرُ مَقَامٍ الْمَدِينَةُ مَدِينَةُ الْمَكَّةِ مدینہ مکے سے بہتر ہے۔ احادیث میں آیا ہے کہ جو شخص مسجد نبوی میں دو رکعت نماز پڑھے وہ حج کامل کا ثواب پائے سبحان اللہ کیا شان مدینہ ہے کہ مکے میں سال میں ایک ہی حج ہو مدینہ طیبہ میں شب و روز میں صد ہا رکعات پڑھ کر سیکڑوں حج کا ثواب حاصل کرے۔  
 احادیث پر صحیح سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے نبی جس قدر



برکات تہذیبیہ کو دے رہے ہیں اس سے زیادہ برکتیں مدینہ کو عطا کر چنانچہ مدینہ کے لئے  
برکات اہل انصاف پر اظہار من الشمس ہیں سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ تاجدار  
مدینہ ارشاد فرماتے ہیں شیاطین اس بات سے ناامید ہو امید ہو گئے کہ مدینہ میں کوئی ان کو  
پوچھے اور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے شہر کو نجاسات کفر و شرک سے پاک کیا ہے اور لوگوں  
کو اس بات کی ترغیب دی ہے کہ میرے مدینے میں رہیں اور یہیں مرنے کی پسند کریں اور فرماتے  
ہیں مَنْ صَبَرَ عَلَىٰ إِذَا هَآءِ مَثَلًا مَّا كُنْتُ لَهُ شَرِيحًا وَ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ جس نے  
مدینہ میں تکلیفوں اور مصیبتوں پر صبر کیا قیامت کے دن میں ان کا گواہ اور شفیع ہونگا اور فرماتے  
ہیں مَنْ مَاتَ فِي الْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ شَرِيحًا وَ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ جو شخص مدینہ میں  
مرا روز قیامت میں اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا۔

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند	سیدھی سڑک شہر شفاعت نگر کی ہے
عامی بھی ہیں چلتے یہ طیبہ ہے زاہد و	مکہ نہیں کہ جانچ جہاں خیر و شر کی ہے

حدیث شریف میں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دعا فرماتے کہ اے اللہ  
مکے میں میرا انتقال نہ ہو اور فرماتے مجھے اپنی قبر مدینہ کے سوا کسی جگہ سپرد نہیں۔  
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ اَرِ قَبْرِيْ شَهَادَةً فِيْ  
سَبِيلِكَ وَ اجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدٍ رَّسُوْلِكَ الٰہی مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور اپنے  
حبیب کے شہر میں مجھے موت دے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک حج کے سوا پھر حج نہ کیا  
اور نہ پھر مکے کو گئے اس خوف سے کہ کہیں مدینہ کے باہر دم نہ نکلی جائے آرزو یہ تھی کہ  
یہیں پر رہیں اور یہیں جان نکلیے مدینہ کے ہوں لوگ دفنانیوالے  
چنانچہ تنہا پوری ہوئی مدینہ میں عمر گزری یہیں انتقال ہوا اور یہیں دفن ہوئے عمر بن  
عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ طیبہ سے کہیں باہر جانے کے وقت اپنے ساتھیوں سے فرماتے  
ہیں ہم ان لوگوں سے نہ ہوں جن کو مدینہ دور کرتا ہے



حجرم پہ نظر مولا ہو جائے کر میاں  
 فیاض ہے تو ایسا اے ساقی میخانہ  
 یوں بستیاں لاکھوں میں پر لگی اگر پوچھو  
 محتاج غریبوں کو دم بھر میں غنی کر دے  
 انوار الہی کے تم منظر کامل ہو! ! !  
 ہم درد کو پہلو میں دابے میں شہا کب سے  
 ہوتی ہے شفا دم میں دم آتا ہے بیدم میں  
 ہم تشنہ لبوں پر بھی رش کرم ساقی  
 ہا کامی میں شک کیا ہے کچھ پاس نہیں اپنے  
 ہستی کو مٹا ڈالا کم ہو گیا وہ تجھ میں

محشر میں بحر تیرے اپنا بھی ہے بیگانہ  
 مے نوش چلے آتے ہیں جھومتے مستانہ  
 آباد مدینہ ہے جس میں ہے بنی خانہ! !  
 صدقے میں تیرے آقا کیا شان ہے شاہانہ  
 تم شمع حقیقت ہو کوئین ہے پروانہ  
 سہر و نہیں ملتا کس سے کہیں افسانہ  
 محبوب خدا کا ہے کیا خوب شفا خانہ  
 لبریز ہوا جاتا ہے عمر کا پیما نہ  
 یاں تیرے رضا کا ہے بس پاس یہ پروانہ  
 جس جس کے لگا، منہ کو ساقی تیرا پیما نہ

کاشانہ اقدس سے آئے ندا یا رب  
 ایوب تراہم کو مقبول ہے نذرانہ

منقول ہے کہ مدینہ منورہ و جمال سے محفوظ رہیگا صحیحین کی روایت سے ثابت ہے کہ  
 اس زمانہ میں مدینہ طیبہ کی حفاظت کے لئے ہر کو چے پر ایک جماعت فرشتوں کی معین ہوگی  
 وہ فرشتے و جمال کو مدینے میں نہ جانے دیں گے اور دوسری حدیث میں ہے کہ روئے زمین  
 پر کوئی شہر ایسا نہ ہوگا کہ و جمال اس میں نہ پہنچے سوا مکے اور مدینے کے اور حدیث  
 مسلم میں ہے کہ و جمال مشرق کی طرف سے نکلے گا اور مدینے میں جانے کا ارادہ کرے گا کہ  
 فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے پس وہ شام میں ہلاک ہوگا  
 تہدید مدینے کو شرب کہنا سخت منع ہے کہ وہ مشرق ہے شرب سے جسکے معنی فساد کے ہیں یا یہ  
 وجہ ہے کہ یہ نام ایک کافر کا تھا اس سے ایسی زمین پاک کو نسبت کرنا کسی سخت بے ادبی ہے  
 حدیث شریف میں آیا ہے رَأَى اللَّهُ أَهْرَاقِي أَنِّي أَسْمَعِي الْمَدِينَةَ هَابَةً



تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ مدینے کا نام طیبہ رکھوں، امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو شخص زمین مدینہ کی طرف کسی بدبو کو نسبت کرے یا وہاں کی ہوا کو برا کہے یا پسینہ نہ کرے تو وہ شخص واجب التعزیر ہے اس کو قید کیا جائے یہاں تک کہ وہ توبہ خالص کرے تاریخ بخاری میں ایک حدیث اس مضمون کی مروی ہے کہ جو شخص مدینے کو ایک بار شرب کہے اس کو اسکی ملائی کیلئے دس بار مدینہ کہنا چاہیے امام احمد اور ابویعلیٰ سے مروی کہ جو شخص مدینے کو شرب کہے اس کو چاہیے کہ استغفار کرے نام اس کا طابہ ہے خواجہ عطار اپنے قصیدے میں فرماتے ہیں

بِطِيبِ رَسُولِ اللَّهِ طَابَ تَسْمِيَتُهُ  
فِي الْمَسْجِدِ وَالْكَافُورِ وَالصَّنْدَلِ الشَّهْبِ

یعنی حضور کی خوشبوئے لطیف سے مدینے کی ہوا ایسی خوشبودار ہو گئی کہ مشک اور کافور اور صندل وغیرہ کسی میں ایسی خوشبو نہیں، لہذا شرب کہنے کی سخت ممانعت ہے بلکہ جہاں مدینے کو شرب لکھا گیا ہو اس کو بدل کر طیبہ لکھے اور یہی پڑھے۔ درحقیقت جس کو خالص محبت عربی تا حد مدنی سہریار کے ساتھ ہے وہی مدینے کی قدر بھی جانتا ہے

### مثنوی

تو بجز ت دیدہ بس شہر ہا!  
گفت آں شہرے کہ در و دلیر ست

گفت معشوقے بعاشق کلمے فتا  
بس کداحے شہر زانہا خوشتر است

کسی معشوق نے اپنے عاشق سے پوچھا کہ آپ شہر شہر پھرے ہیں یہ تو بتائیے کہ تمام شہروں میں کونسا شہر اچھا ہے جواب دیا سب سے اچھا وہ شہر ہے جس میں محبوب رہتا ہے پھر اللہ کے محبوب کا شہر جو تمام فقیروں یتیموں غمگینوں بیکسوں لامارثوں کا جائے پناہ ہے سلاطین عالم اسی در کے بھکاری شاہان زمانہ اسی آستانہ کے سلائی۔



سارا جہاں اسی چوکھٹ کا منگتا کوئین اسی بارگاہ کے خوان کا زلہ ریاسہ

قصائد

مستزاد | دی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا تجھے حمد ہے خدا ایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستیاں بتایا۔ تجھے حمد ہے خدا ایا

دیگر

لگی ہے بھیر تر کو چے میں ہزاروں کی  
خبر لو شافع محشر گناہ گاروں کی  
کسی نے بات نہ پوچھی گناہ گاروں کی  
ہے اور کون غریبوں کا پوچھنے والا  
مرادیں ملتی ہیں اس در سے نامرادوں کو  
تمہارے صدقے میں دونوں جہاں ملتے ہیں  
حضور شافع محشر، غفور و اور حشر  
حدا نے شافع محشر بنا کے بھیجا ہے  
ادھر بھی شمع ہدایت کا کوئی جلوہ ہو  
انہیں کے سر یہ شفاعت کا ج رکھا ہے  
ترے غلام کہاں جائیں تیرے در کے سوا  
بہشت دیتے ہیں حور و قصور دیتے ہیں  
کریم سن کے تجھے التجائیں لائے ہیں  
جہاں کسی نے مصیبت میں ان کا نام لیا  
تری گلی میں فقیر آئے جھولیاں کھولے  
کسی کی شانِ کریمی پکاری محشر میں

گداگروں کی ہے گنتی نہ تاجداروں کی  
بنی ہے جان پہ آقا تباہ کاروں کی  
تمہیں کرو گے شفاعت سیاہ کاروں کی  
حضور سنتے ہیں فریاد و لفکاروں کی  
امیدیں ہوتی ہیں پوری امیدواروں کی  
تمہارے قدموں میں زینت تاجداروں کی  
خوشا نصیب یہ قسمت گناہ گاروں کی  
تمہارے ہاتھ ہے لاج اب گناہ گاروں کی  
غضب میں جان ہے مولیٰ سیاہ کاروں کی  
انہیں پر آج نظر پڑتی ہے ہزاروں کی  
کہیں بھی قد نہیں ہم سے نابکاروں کی  
یہ شان ہے ترے کوچہ کے خاکساروں کی  
خطائیں بخش دے مولیٰ گناہ گاروں کی  
خبر کو جاتے ہیں وہ اپنے جہاں نثاروں کی  
لگی ہیں آنکھیں ترے در سے تاجداروں کی  
کہ ایسے ہوتی ہے بخشش گناہ گاروں کی

لہ یہ قصیدہ  
صدائق بخشش  
حصہ دوم میں  
ہے ۱۲



چھڑا دو قیس کو قید محن سے یا مولیٰ  
کہ آپ مشکلیں حل کرتے ہیں ہزاروں کی

یہ وہ آستانہ ہے کہ نامراد آتے ہیں لے کر جاتے ہیں خالی شکول لاتے ہیں بھر کر لیجاتے  
ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ اعطی و آنا انقاسم تمام  
چیزوں کا اللہ دینے والا اور میں بانٹنے والا، لہذا جہان میں جو کچھ جس کسی کو ملا یا مل رہا ہے  
سب آستانہ حبیب کے تقسیم ہوا اور ہو رہا ہے یہاں سب کچھ موجود ہے سہ

دیجاتے ہیں مراد جہاں مانگتے وہاں منہ ہونا چاہتے در سرکار کی طرف  
مرو می ہے کہ زمانہ فاروقی میں قحط پڑا ایک شخص نے حضور کی قبر شریف پر حاضر  
ہو کر شکایت کی کہ یا رسول اللہ قحط نے آپ کی امت کو ہلاک کر ڈالا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا تم عمر فاروق کے پاس جاؤ  
اور ان سے ہمارا سلام کہو اور کہہ دو کہ ہوشیار ہو جاؤ پانی آتا ہے وہ شخص فاروق اعظم  
کے پاس آیا اور سارا قصہ بیان کیا پھر خوب بارش ہوئی اور قحط دفع ہوا۔ ابو بکر مقرر ہی کہتے  
ہیں کہ ہم اور ابوالشیخ اور طبرانی روضہ اقدس پر حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم بھوکے  
ہیں آس کے بعد آنکھ لگ گئی۔ دروازے پر ایک شخص نے آواز دی ہم اٹھے تو ایک علوی ہے  
اور اس کے ساتھ میں دو غلام ہیں اور ایک ایک زنبیل ہر ایک کے پاس کھانے کی بھری  
ہے۔ اس علوی نے ہم سب کو کھانا کھلایا پھر ہم سے پوچھا کہ کیا تم نے تاجدار عرب سے  
بھوک کی شکایت کی تھی۔ ہم نے کہا نہیں اس کی خبر کیسے ہوئی۔ اس نے کہا ابھی آقا نے  
نامدار نے خواب میں تشریف لا کر مجھ کو حکم دیا کہ میرے مہمانوں کو جلد کھانا کھلاؤ۔ محمد بن  
منکدر کہتے ہیں کہ ایک شخص میرے والد کے پاس اشی دینا امانت رکھ کر جہاد کو چلے گئے  
اور اجازت دے گئے کہ اگر تم کو ضرورت لاحق ہو تو خرچ کر لینا۔ جب واپس آؤں  
مجھ کو ادا کر دینا۔ اتفاقاً درمیان میں ان کو ضرورت پڑی خرچ کر لیے یہاں تک کہ وہ



مجاہد واپس آیا اور اپنے اتنی دینار طلب کئے یہاں ایک جبہ بھی نہ تھا بشرم سے یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے خرچ کر لئے ہیں بلکہ یہ کہہ دیا کہ صبح کو آکر لے لینا جب رات ہوئی تو بعد غشا حضور کے روضہ انور پر حاضر ہوئے۔ اور رو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ فلاں شخص کی مجھ پر اتنی دینار ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے حضور اور حضور کے رب کے بھروسے پر میں نے صبح کا وعدہ کر لیا۔ لکھا ہے کہ کبھی یہ نبی شریف کے قریب کھڑے ہو کر روتے اور کبھی قبر شریف کے سامنے فریاد کرتے۔

آدھی رات گزری تھی اور یہ دامن پھیلائے رو رہے تھے کہ یکایک کسی نے گوشہ میں سے ہاتھ بڑھا کر ایک تھیلی ان کے دامن میں ڈال دی۔ شمار کیا تو اتنی دینار تھیں علی الصبح وہ شخص آیا اس کو ادا کر دینے۔ ابن الجبلہ کہتے ہیں کہ میں بھوک سے قیاب روضہ انور پر حاضر ہوا۔ اور عرض کی یا رسول اللہ آنا جبارع و آکا کھیفک یا رسول اللہ یا رسول اللہ میں بھوکا ہوں اور حضور کا مہمان ہوں آنکھ لگ گئی خواب میں دیکھا کہ آقائے نامدار تشریف فرما ہیں۔ اور ارشاد کرتے ہیں کہ اپنا ہاتھ پھیلا میں نے ہاتھ پھیلا یا ایک روٹی حضور نے میرے ہاتھ پر رکھ دی آدھی روٹی خواب میں کھائی آنکھ کھل گئی تو باقی آدھی روٹی ہاتھ میں تھی۔

آسمان خوان زمین خوان زمانہ مہمان	صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
----------------------------------	----------------------------------

احمد بن محمد صوفی کہتے ہیں کہ میں کئی ماہ تک جنگلوں میں پھرتا رہا ایک روز روضہ انور حاضر ہوا نہایت بھوکا تھا اور پاس ایک جبہ بھی نہ تھا کہ کچھ خرید کر کھا لیتا اسی حالت میں روضہ اقدس کے حضور سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ مدنی تاجدار جلوہ افروز ہیں اور حضرت شیر خدا آپ کے ہمراہ ہیں اور شیر خدا فرماتے ہیں کہ اٹھ دیکھتا نہیں کہ حبیب خدا تشریف فرما ہیں۔ کہتے ہیں میں اٹھا اور حضور کی چشمان مبارک پر بوسہ دیا آپ نے فرمایا اے احمد کیا حال ہے اور اب تک تو کہاں تھا عرض کی جنگلوں میں پھرتا رہا اور



اب حاضر آیا ہوں اور سخت بھوکا ہوں اور پاس کچھ نہیں ہے۔ فرمایا ہاتھ پھیلاؤ میں نے ہاتھ پھیلائے۔ حضور نے چند درہم میرے ہاتھ میں رکھ دیے آنکھ کھلی تو ہاتھ میں تھے اٹھ کر بازار گیا اور کھانا کھایا یہ

مالک کو نہیں پس گویا اس کچھ رکھتے نہیں	دو جہان کی نعمتیں ہیں نیک ہا خالی ہاتھ میں
--	--

ابن قیم نے لکھا ہے کہ بعض دشمنوں نے ایک شخص کی زبان کاٹ لی اور دوسرے شخص کی ایک آنکھ پھوڑ دی پس وہ دونوں اشخاص حضور کی قبر شریف پر حاضر آئے اور فریاد کی اسی وقت دونوں کو آنکھ اور زبان مل گئی۔ سید سمودی اور احمد بن عبد المجید سندھی نقل کرتے ہیں شہر غرناطہ میں ایک شخص کو ایسی مہلک بیماری عارض ہوئی کہ سب اطباء اس کے علاج سے عاجز ہوئے ناچار اس نے ایک عرضی مدینے طیبہ کو روانہ کی جس وقت وہ عرضی روضہ مقدس پر پڑھی مریض کو وہاں شفا حاصل ہوئی۔

### قصائد

ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں	لے	ہلتی نیویں جلاتے یہ ہیں
کیا خدا داد آپ کی ادا دے	لے	اک نظر میں شاد ہر ناشاد ہے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس کہا۔ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا فوراً حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے۔ اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا، تمہیں حبیب کیا اور اگر موسیٰ سے زمین میں کلام کیا تو تم سے آسمان میں کلام کیا۔ اگر عیسیٰ کو روح القدس فرمایا تو تمہارا نام پیدائش خلق سے دوسرا برس پہلے پیدا کیا اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے کہ جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کی رسائی ہو۔ اگر میں...

شاید نقلہ  
شدان بکشت  
عقہ دلام میں  
سے یہ نصیرہ  
ذوق نیست  
میکہے ۱۲



نے آدم کو برگزیدہ کیا تو تمہیں ختم الانبیاء ٹھہرایا۔ اور تم سے زیادہ کسی کو عزت و کرامت والا نہ بنایا۔ قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گسترہ اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملا یا کہ کہیں میری یاد نہ ہو جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بیشک میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت و منزلت تمہاری میرے نزدیک ہے میں ان پر ظاہر کر دوں کہ اگر تم نہ ہوئے تو کچھ بھی نہ ہوتا ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان میں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

آدم و عالم سب اسی محبوب کے طفلی ہیں۔ جنت و نار و جود حبیب کے پر تو ہیں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب رحمت خاص کا زمانہ آیا اللہ تعالیٰ نے میرا ظہور فرمایا اور میرے لئے کمال اختصار کیا ہم ظہور میں پچھلے اور روز قیامت رتبے میں اگلے۔ اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر و ناز کو ہرگز دخل نہیں۔ ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل موسیٰ اللہ تعالیٰ کے صفی اور میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور میرے ساتھ روز قیامت نوار الحمد ہوگا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث کے الفاظ یہ ہیں اِخْتَصَارِي اِخْتَصَادًا یعنی میرے لئے کمال اختصار کیا علماء کرام فرماتے ہیں مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر۔ یا میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ میری اُمت کو کم دن قبروں میں رہنا پڑے یا یہ کہ میرے لئے میری اُمت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاصی پائیں۔ نعمت باقی تک جلد پہنچیں۔ یا یہ کہ میری اُمت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا یا یہ کہ پل صراط کا راستہ جو پندرہ ہزار برس کا ہے اتنی دیر میں طے ہو جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت نماز پڑھتے ہیں یا یہ کہ بجلی کو نہ جاتی ہے یا یہ کہ اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ طویل تھے۔ ان سے اٹھائے یعنی پچاس نمازوں کی پانچ رہیں۔ اور حساب کرم میں پوری پچاس اور زکوٰۃ میں چہارم مال کی جگہ چالیسواں حصہ اور ثواب پورے چہارم کا اور یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی ہیں.....



صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علی آلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم۔  
 حدیث: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، صالح علیہ السلام کے لئے  
 ناقہ نمود اٹھائی جائے گی کہ وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہو کر میدان حشر میں آئیں گے اس ارشاد  
 پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور اپنے ناقہ مقدسہ عصباً پر  
 سوار ہوں گے، فرمایا نہ اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوں گی اور میں براق پر تشریف  
 رکھوں گا کہ سب انبیاء سے الگ خاص مجھ کو عطا ہو گا۔ اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال کا حشر  
 ہو گا کہ بلال عرصات حشر میں اس کی پشت پر اذان دے گا۔ جب انبیاء اور ان کی کُنتیں  
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ سُنَّیں گے سب  
 بول اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں۔ سبحان اللہ جب تمام مخلوق الہی اولین  
 و آخرین یکجا ہوں گے۔ اس وقت ہمارے ہی آقا کے نام پاک کی دُعا ہی پھرے گی۔  
 الحمد للہ اس دن کھل جائے گا کہ ہمارے آقا کی کیا شان و عزت ہے اس دن موافق  
 مخالف سب پر روشن ہو جائے گا کہ مالک یوم الدین ایک اللہ ہے اور اس کی نیابت  
 سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے  
 ہیں۔ ہر ایک نبی کو دو دو نور ملیں گے اور میرے ہر موئے تن سے فوارہ نور کا جاری  
 ہو گا۔ سب لوگ میرے ہی قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ سب سے پہلے اپنی قبر تشریف  
 سے میں ہی باہر تشریف لاؤں گا۔ میں عرش کے دہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا۔ جہاں  
 کوئی نہ جا سکے گا۔ مجھے خاص بہشتی لباس پہنایا جائے گا۔ ہم زمانے میں پچھلے اور  
 قیامت کے دن ہر فضل میں اگلے۔ اور ہم سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے میں ان  
 سب کا پیشوا ہوں گا۔ جب کہ وہ رب کے حضور چلیں گے اور میں ان کا خطیب ہوں گا  
 جب وہ دم بخود رہ جائیں گے۔ اور میں ان کو بشارت دینے والا ہوں گا جبکہ وہ مائید  
 ہونگے عزت اور رحمت کے خزانوں کی کنجیاں اس روز میرے ہی ہاتھ میں۔۔۔۔۔



ہوں گی میں پیشوائے مرسلین ہوں میں خاتم النبیین ہوں روز قیامت میرے ہی ہاتھ میں لوہا لکھ ہو گا آدم اور ان کی اولاد اسکے نیچے ہو گی میں ہی سب سے اول جنت کے دروازہ کی زنجیر ملاؤں گا رضوان کہے گا کون ہے میں فرماؤں گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کرے گا مجھے بھی یہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں رضوان مجھ کو اندر لے گا میرے ساتھ فقراء مومنین سب سے اول داخل جنت ہونگے میں سب بہتروں میں بہتر ہوں اس روز ایک منادی پکارے گا کہ کہاں ہیں احمد اور ان کی امت تو ہمیں اول اور ہمیں آخر ہیں تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دینیگی ہم چلیں گے اس حال میں کہ ہمارے اعضائے وضو نورانی ہونگے چہرے چودہویں رات کے بہاندر چمکتے ہوں گے اور امتیں دیکھ کر کہیں گی قریب تھا کہ یہ امت توساری کی ساری انبیا ہو جائے

## قصائد

مژدہ باداے عاصیو شافع شہ ابرار ہے	۱۰	تہنیت اے عجز مودات خدا غفار ہے
کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ وام	۱۱	قرض لینی ہے گنہ پر میز گاری واہ واہ
مصطفیٰ خیر الوری ہو	۱۲	سرور ہر دوسرا ہو
گو خطا پر خطا کرے کوئی روئیں آفتابرا کرے کوئی بد پہ پیار آئے جسکو وہ تم ہو درد و دکھ غمزدوں کا تیرے سوا ان کا در چھوڑ کر پھرے درد ان کے مجرم کو کاش پہنچا دے اس کی حاجت نہیں منہ سے کہیں		یوں عطا پر عطا کرے کوئی لاج ان کو خطا کرے کوئی لیکے ہمنو کو کیا کرے کوئی کس کو مطلب سنا کرے کوئی ہائے ایسے کو کیا کرے کوئی انکے در تک خدا کرے کوئی دل ہی میں التجا کرے کوئی

مذہب قصائد  
حدائق بخشش  
حصہ اول میں  
پہلی ۱۲  
۱۰ یہ قصیدہ  
حدائق بخشش  
حصہ دوم میں  
پہلی ۱۲



ان سے منہ مانگی اس ملتی ہے  
 ان کی ہر دم عطائیں جاری ہیں  
 میں تو بندہ ہوں اپنے آقا کا  
 بجز ان کے نظر نہیں آتا  
 اچھی قسمت ہے رب بندوں کی  
 جس کی صورت سے سب کو عار آئے  
 ہاں وہ تم ہو کہ پیار کرتے ہو  
 ہائے ایسے مرے نصیب کہاں  
 خاک طیبہ نصیب ہو مجھ کو  
 کس کو قدرت عطا ہوئی ایسی  
 کوئی ایسا بتا تو دو کہ جہاں  
 ان کی رحمت سے بھیک ملتی ہے  
 کام بگڑے ہوئے سنبھل جائیں  
 دینے والا خدا ہے پہلے مگر  
 وہ تو سنتے ہیں سارے عالم کی  
 تیری سرکار میں کمی کیا ہے  
 ان کو سارے غلام پیارے ہیں

حال دل کہہ دیا کرے کوئی  
 کیسی ہی گو خطا کرے کوئی  
 مجھ سے پوچھے خدا کرے کوئی  
 جو بدوں کا بھلا کرے کوئی  
 کوئی بانٹے عطا کرے کوئی  
 بات ایسے سے کیا کرے کوئی  
 کتنا ہی گویا کرے کوئی  
 درد دل کی دوا کرے کوئی  
 میرے حق میں دعا کرے کوئی  
 جس سے سب کچھ کہا کرے کوئی  
 جس سے مطلب کہا کرے کوئی  
 ورنہ یوں کب عطا کرے کوئی  
 اک اشارہ ذرا کرے کوئی  
 ان کے در پر صدا کرے کوئی  
 شرط یہ ہے کہا کرے کوئی  
 در بدر کیوں پھرا کرے کوئی  
 گو نکمٹا ہوا کرے کوئی

تختیس تو مصطفیٰ کا بندہ ہے  
 کہنے دے کچھ کہا کرے کوئی

امشہ اکبر وہ کیسی سختی کا دن ہو گا کہ رب العزت جل و علاہ اولین و آخرین  
 کو ایک میدان وسیع و ہموار میں جمع کرے گا دن طویل ہو گا پچاس ہزار برس کا ایک



دن ہو گا آفتاب کو اس روز دس برس کی گرمی دیگا پھر لوگوں کے سروں سے نرود کر یگا یہاں تک  
 کہ ایک میل کا فاصلہ رہے گا۔ پسے آنا شروع ہونگے قد آدم پسینہ توڑ میں جذب ہو جائیگا  
 پھر اوپر چڑھنا شروع ہو گا یہاں تک کہ آدمی اس میں غوطے کھائیں گے قرب آفتاب  
 سے غم اور بیچینی اس درجہ پہنچے گی کہ برداشت کی تاب نہ ہوگی۔ رہ رہ کر گھبرا اٹھیں گی  
 آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں کہ کس آفت میں ہو، کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈھتے  
 جو بارگاہ الہی میں شفاعت کرے پھر خود ہی تجویز کر کے سیدنا آدم علیہ السلام  
 کے پاس جائیں گے اور عرض حال کر کے شفاعت چاہیں گے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 فرمائیں گے میں اس قابل نہیں مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی فکر نہیں آج میرے  
 رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا اور نہ آئندہ کبھی ایسا کرے۔ مجھے  
 اپنی جان کی فکر ہے اِذْ هَبُوا لِي غَيْرَی تم کسی اور کے پاس جاؤ عرض کریں گے  
 اے باپ ہمارے ہم کس کے پاس جائیں، فرمائیں گے تم اپنے باپ پدر ثانی نوح  
 علیہ السلام کے پاس جاؤ لوگ سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر  
 آئیں گے اور عرض حال کر کے شفاعت چاہیں گے وہی جواب ملیگا پھر سیدنا ابراہیم  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر آئیں گے وہی جواب پائیں گے پھر سیدنا موسیٰ کلیم اللہ  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضری دیں گے وہی صاف جواب ملے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے نبی اور  
 اس کی روح اور کلمہ ہیں آپ نے گوارے میں لوگوں سے کلام کیا، اپنے رب کے حضور ہماری  
 شفاعت کیجئے ملاحظہ تو فرمائیے ہم کس حال کو پہنچے ہیں سیدنا مسیح علیہ السلام فرمائیں گے  
 کَسْتُ لَهَا کَفُّ مِیْنِ اس قابل نہیں اِذْ هَبُوا لِي غَيْرَی تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ  
 عرض کریں گے سب جگہ تو پھر آئے اب ہم کہاں جائیں، فرمائیں گے تم اس بندے کے پاس  
 جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح مہیں رکھی ہے اور وہ آج کے دن بخوف و مطمئن ہے



جو تمام بنی آدم کا سردار ہے جس کے سوا آج کسی کی مجال نہیں کہ دروازہ شفاعت کا کھول سکے۔ وہ سید المرسلین ہے وہ شفیع المذنبین ہے نام اقدس اس کا "مُحَمَّدٌ" ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اے لوگو مصیبت زدو بیکسو تم ان کے حضور حاضر ہو وہاں تمہاری فریاد سنی جائے گی وہاں تمہیں مراد ملے گی وہاں تمہارے آشوپہ نچھے جائیں گے اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے مارے مصیبت کے مارے ہاتھ پاؤں چھوڑ چاروں طرف سے امیدیں توڑے بارگاہ عرش جاہ بیکس پناہ خاتم دور رسالت محبوب باوجاہت مطلوب بلند عزت لمجاری عاجزاں آواز آئے بیکساں مولائے دو جہاں شفیع عاصیاں حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر آئے اور ہزار عجز و نیاز کے ساتھ بارگاہ کریم میں عرض کر رہے ہیں کہ اے اللہ کے نبی آپ سے اللہ تعالیٰ نے فتح باب کیا اور حضور آج آسمان و مطنین تشریف لائے ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرمادے۔ اے مولیٰ نگاہ تو کیجئے ہم کس درویش ہیں اے آقا ملاحظہ تو فرمائیے ہم کس حال کو پہنچے ہیں۔ اے بخشاۓ والے اَلْمَلِكُ دُ اے عرب والے دُہائی اے مدینے والے اَلْغِيَاث اے حشر کے دولہا فریاد اے لمبے لمبے ہاتھوں والے سنیہاں دوتبوں کو نکال۔ اے تاجدار علم سے بچا۔ اے نیچے نیچے داموں والے دامن میں چھپا۔

## قصیدہ

اے شافع امم شہ ذبیحہ لے خبر	رہ لے خبر مری بہ لے خبر
-----------------------------	-------------------------

غرض دُہائی سے میدان حشر گونج اٹھیا گا۔ فریادوں سے کان پڑی آواز سنائی نہ دے گی۔ ہر طرف نفسی نفسی کا شور ہو گا۔ بیاباب سے بھاگے گا باپ بیٹے کو نہ پہچانے گا اس مصیبت میں وہ اللہ کے نائب خلیفہ مطلق مختار ہر دوسرا مالک کوثر شفیع روز حشر صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا صاحب کدواں ہاں میں ہی شفاعت



کیلئے ہوں۔ میں ہی حمایت کیلئے ہوں۔ میں ہی تمہارا وہ مطلوب ہوں جس کو تم سارے میدانِ محشر میں ڈھونڈ پھرے ہو پھر سب کو بارگاہِ الہی میں ساتھ لے جائیں گے اور رب کے حضور سجدے میں گریں گے۔ مولیٰ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرمائے گا۔ **يَا مُحَمَّدُ اِذَا دُفِعْتُ اِلَيْكَ وَ قُلْتُ تَسْمَعُ وَ سَلْتُ تَعْطَى وَ اَسْتَفْعُ تُشْفَعُ** اے محبوب اپنا سراٹھارو اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو تم کو دیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی یعنی تم مقبول الشفاعۃ ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت دروازہ شفاعت کا کھولا جائے گا اور محبوب کا ایک ایک نام لیوا حبیب کے صدقے میں بخشا جائیگا۔ یہاں تک کہ جس کے دل میں ایک ذرہ برابر ایمان یعنی عظمت و محبت بنیادِ الانبیاء کی ہوگی وہ بھی دوزخ سے نکال کر داخل جنت کیا جائے گا۔ اسی کا نام مقام محمود ہے۔ آقائے نامدار فرماتے ہیں **اَنَا صَاحِبُ شَفَاعَتِهِ** میں ان سب کا شفاعت والا ہوں یعنی کسی کو بلا واسطہ بارگاہِ الہی میں رسائی کی مجال نہ ہوگی۔ سوائے سید المرسلین محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جس کی رسائی بارگاہِ الہی میں ہوگی وہ وسیلے اور ذریعے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

## تقصائد

۱۔	گراں کی رسائی ہے لوجب تو بن آئی ہے	۱۔	سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
۲۔	آپ روتے جائیں گے تکونہا تے جائیں گے	۲۔	پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
۳۔	شافعِ محشر غمگسار یہاں	۳۔	امتاں و سیاہ کاریہاں
۴۔	کب گوارہ ہوئی اللہ کو رقت ان کی	۴۔	جائے گی ہستی ہوئی غلڈیں امت ان کی
۵۔	تو اپنے نام لیوؤں کو اشارے میں چھڑائیں گے	۵۔	محمد مصطفیٰ جب محشر میں تشریف لائیں گے

آقائے نامدار سید ابراہیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرا رب عزوجل روز قیامت مجھ سے فرمائے گا۔ **كُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَ اَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدُ** اے حبیب اس وقت اولین و آخرین موافقین و مخالفین سب جمع ہیں اور سب یہ چاہتے ہیں کہ

۱۔ حدائق بخشش حصہ اول  
۲۔ حدائق بخشش حصہ دوم  
۳۔ حدائق بخشش  
۴۔ حدائق بخشش  
۵۔ حدائق بخشش



اللہ ہم سے راضی ہو جائے۔ اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اے محبوب تو مجھ سے راضی ہو جائے یعنی جس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم راضی ہیں خدا بھی اس سے راضی ہے خدا کی رضا رضائے مصطفیٰ میں ہے ۵

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم	خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
------------------------------	---

حدیث: حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں روز قیامت اپنے ہر ایک غلام کو یوں تلاش کرتا ہوں گا جیسے ماں اپنے گمے ہوئے اکلوتے بچے کو تلاش کرتی ہے۔ اور فرماتے ہیں امت میری صراط سے گزرتی ہوگی اور میں دونوں ہاتھ اٹھائے بارگاہ الہی میں یہ دعا کرتا ہوں گا کہ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ اے رب ان کو سلامت اتار الہی ان کو سلامتی دے اور فرماتے ہیں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک کہ میری امت داخل نہ ہو لے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو اس دن ایک حوض دیا جائے گا جس کا نام حوض کوثر ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے برف سے زیادہ سرد مشک سے زیادہ خوشبودار غول کے غول امتیاء حبیب سے حاضر آئیں گے اور سوکھی زبانیں دکھا دکھا کر اپنے آقا مالک حوض کوثر سے عرض کریں گے ۵

زباں پہ کانٹے ہیں شاہ کوثر ان آفتوں سے چھڑا دو ہم کو  
حسین کی پیاس کا تصدق ذرا سایا پانی پلا دو ہم کو!!

لے تشد کر بلا کا صدف	لے کشتہ بے خطا کا صدف
اوسو کھی ہوئی زبان والے	لے آتش تشنگی بجھا لے
آتیری لگی کو ہم بجھا دیں	آب خنک تجھے پلا دیں

حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ آپ کوثر وہ ہے جس کے حلق میں ایک قطرہ بھی جائے گا تمام دن قیامت کے پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا اس ایک قطرہ کی وجہ سے بھوک پیاس



سے محفوظ رہے گا گویا اس دن تمام اہل محشر آپ کے مہمان ہونگے اور اس مصیبت میں آپ کا ہی منہ  
 تکیں گے یہاں تک کہ شیخ الانبیاء خلیل کبریا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کہیں گے اے محمد تم  
 میری اولاد اور میری دعا ہو آج مجھے اپنی امت میں داخل کر لو۔  
 ماؤ شما تو کیا کہ خلیل جلیل کو کل دیکھنا کہ ان سے تمنا نظر کی ہے

ایک گروہ امت محمدی کا نور کے تو دوں پر بیٹھا ہو گا اور بموجب بعض روایات  
 چار ارب نوے کروڑ ستر ہزار آدمی امت حبیب سے بے حساب بہشت میں جائیں گے  
 امام ابو حامد کہتے ہیں نہ ان کے لئے میزان کھڑی کی جائے گی نہ ان کے ہاتھوں میں صحیفے  
 دیے جائیں گے مگر ایک کاغذ دیا جائے گا اس میں لکھا ہو گا۔ هٰذِهِ بَرَاءَةٌ فُلَانٍ  
 بَيْنَ فُلَانٍ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ وَسُعِدَ سَعَادَةً لَا شِقَاوَةَ بَعْدَهَا اَبَدًا اِیہ فلاں  
 شخص فلاں کے بیٹے کا برائت نامہ یعنی سند بخشش ہے کہ وہ بخشا گیا اور اسے ایسی  
 سعادت حاصل ہوئی جس کے بعد کبھی شقاوت نہیں۔

بعض صوفیہ نقل کرتے ہیں کہ امت محمدی کا ایک گروہ پردار او غمٹوں پر سوار ہو کر بہشت  
 کی دیواروں پر سے اترے گا۔ فرشتے کہیں گے کیا تمہارا حساب ہو گیا کیا تمہارے عمل  
 تل گئے کیا تم نے اپنے نامے پڑھ لئے جواب دیں گے ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کی امت ہیں نہ ہمارا حساب ہوا نہ ہمارے عمل تلے نہ ہم نے اپنے نامے پڑھے۔ فرشتے  
 کہیں گے کوٹو لوٹو ابھی سب کام باقی ہیں وہ کہیں گے تم نے ہمیں کیا دیا تھا جس کا ہم  
 سے حساب چاہتے ہو اس وقت منادی پکارے گا یہ سچ کہتے ہیں مَا عَلَي الْمُحْسِنِينَ  
 مِنْ سَبِيلٍ ط نیکی کرنے والوں پر کوئی راہ مواخذہ کی نہیں۔

عزیز و ایسب طفیل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے ورنہ وہ دن  
 ایسی سختی کا ہے کہ انبیاء و مرسلین بھی نفسی نفسی کہتے ہونگے اور سوائے ہمارے مولا کے کسی  
 کو مجال شفاعت کی نہ ہوگی۔ قصائد



بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله رب العالمین  
والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد  
والآله الطيبين  
الطاهرين

تمہارا نام مصیبت میں جب کیا ہوگا	۱۰	ہمارا بگڑا ہوا کام بن گیا ہوگا
رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کی طرف	۱۰	رحمن خود ہے میرے طرف دار کے طرف
ہمارے سر پہ سایہ فلک رحمت محمد کی	۱۰	ہمارے دل میں ہے جلوہ کناں صورت محمد کی
خدا نے اس قدر اونچا کیا پایا محمد کا		نہ پہچانا کسی نے آج تک رتبہ محمد کا
دیگر		
تجھ سے بڑھ کر نہیں کوئین میں ہمت والے		تو نے فردوس لٹایا ہے سخاوت والے
تیرے قربان میں اے پاک شریعت والے		معرفت میں تیری عاجز نہیں حقیقت والے
حشر میں دھوم دہ آئے شفاعت والے		پھولے جامے میں سماتے نہیں امت والے
عرش کیا اسکے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں		شب معراج جہاں پہنچے ہیں نعت والے
تیرے اللہ نے وہ تجھ کو خزانہ بخشا		دوڑتے آتے ہیں کاسہ لئے دولت والے
دیکھ لیں حضرت یوسف تو یہی فرمائیں		تیرے قربان میں حسن و ملاحمت والے
تیری سرکار وہ سرکار ہے اللہ اللہ		سر جھکاتے ہیں یہاں نعت و شوکت والے
مانگنے والوں نے منہ مانگی مرادیں پائیں		پھر کے محروم نہ آئے کبھی حاجت والے
اکل شارے سے کیا تو نے قرد و ٹکڑے		سدقے جاؤں تری قدرت کی میں طاقت والے
پھوٹے دیدوں سے بھلا کیا نظر آئے جلوہ		آنکھ سے دیکھتے ہیں تجھ کو بصیرت والے
مجھ گنہگار کی ہے لاج تیرے ہاتھ آقا		میرے مولیٰ مرے والی عزت والے
تیرے ہی سر پہ شفاعت کا بندھا ہے سہرا		تو ہے دولہا تو براتی ہیں قیامت والے
قیسی عاصی کو قیامت کا بہت کھٹکا ہے		
اپنے دامن میں چھپالے اسے رحمت والے		



## بیان ولادت با سعادت سلطانِ سالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي سُبْحَانَ اللَّهِ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور ارشاد فرماتے ہیں کُلُّ الْخَلْقِ بِي مِنِّي نُورِي وَآكَامِنُ نُورِ اللَّهِ تَمَامُ خَلْقِ میرے نور سے ہے اور میں اللہ کے نور سے ہوں اور فرماتے ہیں اے جابر بیشک اللہ تعالیٰ نے تمام عالم سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ارواح و اشکال عرش و کرسی، لوح و قلم، جنت و نار، جن و انس، ملک و فلک، ارض و سما، بحر و بر، سنگ و شجر، غرض جملہ موجودات اور تمام چیزیں علوی و سفلی اسی نور منیف و جوہر لطیف سے پیدا ہوئیں۔ ان میں اس جناب کو خطاب ہوا کہ تو برگزیدہ و منتخب ہے اور تیرے پاس ہے میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی کنجیاں تیرے واسطے بچھاتا ہوں زمین اور بلند کرتا ہوں آسمان اور بناتا ہوں ثواب عذاب جنت و دوزخ اور ارشاد ہوتا ہے۔ اے محمد میں نے کوئی شخص تم سے زیادہ بزرگ نہ پیدا کیا دنیا اور اہل دنیا کو صرف اس لئے بنایا کہ تمہارا مرتبہ پہچانیں اگر تمہیں پیدا نہ کرتا دنیا کو نہ بناتا۔ لکھا ہے جب نور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسند ظہور پر جلوہ گر ہوا فوراً مانند ستون کے بلند ہو کر حجابِ عظمت تک پہنچا اور جناب الہی میں سجدہ کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا۔ خطاب ہوا اسی واسطے میں نے تجھ کو پیدا کیا اور تیرا نام محمد رکھا۔ تجھ سے خلق کی ابتدا اور تجھ پر رسولوں کی انتہا کروں گا پھر اس نور کو چار حصے کیا۔ پہلے سے لوح دوسرے سے قلم پیدا کیا۔ قلم نے زمین و آسمان کی پیدائش سے چار سو ہزار برس پہلے لوح پر لکھا اِنَّا مُحَمَّدٌ اَخِيْكَ الْبَيْتِ بِشِكْ محمد خاتمِ پیغمبروں کے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی نے آپ سے پوچھا آپ کو منصب نبوت کب سے حاصل ہے۔ فرمایا جب خدا نے عرش بنایا اور.....



آسمان وزمین کو پھیلا یا اور عرش اٹھانے والوں کے کندھوں پر رکھا اس وقت ساق عرش پر  
 مسلم قدرت سے لکھا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ ایک  
 بار صحابہ نے عرض کیا آپ کب سے پیغمبر ہوئے فرمایا جبکہ آدم درمیان پانی اور مٹی کے تھے  
 منقول ہے۔ جب حضور کا نور پیدا کیا گیا اس سے۔ اور انبیاء کے انوار ظاہر ہوئے  
 تو پروردگار نے نور محمدی کی طرف حکم فرمایا اور انبیاء کے نوروں کی طرف دیکھ۔ پس  
 حضور کے نور نے دیکھا اور ان کے انوار کو ڈھانپ لیا۔ انبیاء نے عرض کی الہی یہ کون ہے  
 جس کے نور میں ہمارے انوار مستور ہو گئے۔ ارشاد ہوا یہ نور ہمارے حبیب محمد صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے۔ اگر تم اس پر ایمان لاؤ اور تصدیق کرو تو میں تم کو نبوت عطا کروں  
 سب نے عرض کی ہم اس کی نبوت پر ایمان لاتے اور تصدیق کرتے ہیں رب العزت نے فرمایا  
 کہ میں تمہارا گواہ ہوں۔ لہذا سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں۔

### قصیدہ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نُورٍ كَزَوْجٍ نُورٍ بَاسِدٍ از و در ہر تنے ذوقے و ز و در ہر دلے شوقے محمد احمد و محمود و را خالقش بستود اگر نام محمد را نیارد دے شفیع آدم چشم بر گشیش را کہ ما ذائق البصائر خوانند	زمین از حُب اوسا کن فلک عشق او شیدا وز و بر ہر زبان ذکرے و ز و در ہر سرے سودا و ز و شد بود ہر موجود از و شد دیدہ ہا بینا نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق انجمن روز لف غمیش را کہ واکلین اذایا عیشے
--	--

ز سر سبز شمس جامی آلفش رخ لک بر خواں  
 ز معراجش چہ می پرسی کہ سبحان الذی اسماے

امیر المؤمنین علی مرتضیٰ شیر خدا مشکلا کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں عالم  
 ارواح میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انبیاء و ملائکہ کو علم دیتے جو نبی علم میں  
 کامل ہوتا دنیا میں بھیجا جاتا۔



مردی ہے کہ جب عالم ارواح میں رب العزت نے ارشاد کیا اَکْتُبْ بِوَجْهِکَ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ اس وقت حضور نے سب سے اول ہاں فرمایا تھا اور حضور سے سنکر نے ہاں کہا تھا کہ بیشک تو ہمارا رب ہے جب قلم پیدا ہوا جناب الہی نے حکم دیا کہ لکھ قلم اس خطاب کو سن کر ہزار برس ہیبت سے کانپتا رہا پھر عرض کیا اے میرے رب کیا لکھوں حکم ہوا اَکْتُبْ تَوْحِیدِی میری توحید لکھ قلم نے لوح پر لکھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پھر حکم ہوا لکھ دستور العمل سب امتوں کا کہ اولاد آدم سے جو خدا کی اطاعت کریگا بہشت میں جائے گا اور جو نافرمانی کرے گا دوزخ میں پڑے گا پناچہ قلم نے یہی مضمون حسب الحکم تمام امتوں کی نسبت لکھا جب آخر میں امت حبیب کی باری آئی قلم نے لکھا امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو خدا کی اطاعت کریگا بہشت میں جائے گا اور جو نافرمانی کرے گا چاہتا تھا کہ لکھے دوزخ میں پڑے گا کہ یکایک خطاب آیا تَاَذَبْ يَا قَلَمُ تَاَذَبْ يَا قَلَمُ اے قلم ادب کر اے قلم ادب کر قلم یہ خطاب باعتبار سنکر شق ہو گیا پھر دست قدرت سے قلم لگا اور حکم ہوا اے قلم لکھ اِنَّمَا مَدُنِيہٌ وَدَبَّ عَفْوَہٌ امت گنہگار ہے اور بخشنے والا اس کا پروردگار ہے۔

قصائد

رحمت نہ کس طرح ہو گنہگار کے طرف	۱۷	رحمن خود ہے میرے طرفدار کی طرف
خدا نے جسکے سر پر تاج رکھا اپنی رحمت کا	۱۸	ورد اس پر کہ وہ حاکم بنا ملک رسالت کا
جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا کُنِیت ان کی ابو محمد بھی اور نور محمدی ان کی پیشانی میں امانت رکھا گیا منقول ہے جب آدم علیہ السلام بہشت سے تشریف لائے عجب طرح کی وحشت میں مبتلا ہوئے تین سو برس تک اپنی حالت پر گریہ و زاری کرتے رہے لکھا ہے کہ اگر تمام جہاں کے انسان ایک جگہ جمع کئے جائیں ....		
آدم علیہ السلام کے آنسو زیادہ نکلیں گے تین سو برس کے بعد یہ خیال آیا کہ جب		



میری آنکھ کھلی تھی تو ساق عرش میں نے لکھا دیکھا تھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پس اسی نام کا وسیلہ کرنا چاہیے۔ لہذا بارگاہ الہی میں عرض کی الہی اس نام کے صدقے میں جس کو تو نے اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا ہے میری مغفرت فرما دے۔ ارشاد ہوا اے آدم آج تو تو ایسا شفیع ہماری بارگاہ میں لایا ہے کہ اس کے وسیلہ سے تمام جہان کی بخشش چاہتا تو ہم سب کو بخش دیتے اور شفاعت تیری ان کے حق میں قبول فرماتے۔ اے آدم وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا پیغمبر ہو گا۔ اگر میں اس کو پیدا نہ کرتا تو اے آدم تم کو اور سارے عالم کو پیدا نہ کرتا۔

قصیدہ

لے حدائق بخشش حصہ دوم ہے ۱۲

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مرکاں تمہارے لیے  
چنین و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے

اخبار میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے آنسوؤں سے عود اور زنجبیل اور صندل اور طرح طرح کی خوشبوئیں پیدا کیں اور حضرت حوا جو زمین تو ان کے آنسوؤں سے لونگ اور جوز پیدا ہوئے۔ آدم علیہ السلام اکثر اوقات اپنی پشت سے ایک پیاری آواز سناتے تھے۔ بارگاہ الہی میں عرض کی۔ اے رب یہ کس کی آواز ہے جو میں اپنی پیٹھ سے سنتا ہوں۔ ارشاد ہوا اے آدم یہ ہمارے حبیب خاتم الانبیاء کے نور پاک کی تسبیح ہے تیری پشت سے پیدا کروں گا۔ اور اصلا بظاہرہ میں رکھوں گا۔ جب آدم علیہ السلام نے حضرت حوا سے ارادہ قربت کا کیا خطاب ہوا بے ادائے مہر ہاتھ نہ لگا نا عرض کیا الہی اس کا مہر کیا ہے حکم ہوا یہ کہ میرے محبوب پر دس بار درود بھیجے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ...  
مَعْدِنِ الْجُودِ وَأَنْكَسَامِ وَالِإِہِ وَصَحْبِہَا وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

روایت ہے کہ حضرت حوا کے ہر حمل سے دو بچے پیدا ہوتے مگر شیت علیہ السلام



تنہا پیدا ہوئے۔ جب زمانہ آدم علیہ السلام کی رحلت کا قریب آیا۔ اپنے فرزند شعیث علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ اے فرزند تو میرے بعد خلیفہ ہوگا۔ عمار تقویٰ اور عروہ و سقی کو نہ چھوڑنا۔ یعنی جب تو اللہ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ضروریاد کرنا کہ میں نے کوئی مکانِ مبارک ان کے نام سے خالی نہ پایا بہشت کے ہر قصر اور غرنے اور پردے و اوراقِ سدرۃ المنتہیٰ اور ساقِ عرشِ معلیٰ پر لکھا دیکھا جس جگہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مسطور ہے مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ بھی ضرور ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصیدہ

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تیری شان و شوکت کیا کہنا  
ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا!

چنانچہ شعیث علیہ السلام جب تک دنیا میں رہے حفظ و تعظیم نور محمدی میں قصور نہ کیا اسی طرح ہر زمانے میں انبیاء و رسل آپ کی مدح و ثنا کرتے رہے اور ہر کتاب آپ کی ثنا و صفت اور خیر مقدم کا ڈنکا بجاتی رہی۔ تو زمت میں آیا ہے کہ احمد بہت تبسم فرمانے والے نہایت قتل کرنے والے اونٹ پر سوار ہونگے اور شملہ نہیں گے فائدہ بہت تبسم فرمانے اور نہایت قتل کرنے سے مسلمانوں کے ساتھ خوش خلقی اور کافروں کی خونریزی اور اہل محبت کے نزدیک تیغ تبسم سے عاشقانِ جاں نثار کو قتل کرنا اور شملہ پہننے سے عامہ کا سرا چھوڑنا ہر ادھے۔

صحیفہ شعیث علیہ السلام میں ہے کہ وہ خواہش کے طرف نہ جھکے گا اور سخت ذلیل اور نیک کردار کو بھی خوار نہ سمجھے گا اور صدیقیوں کو قوت دے گا وہ رکن متواضعین کا ہے۔ اور نور خدا کا کہ بھی نہ سمجھے گا۔ غافل دلوں کو زندہ کرے گا اور اندھی آنکھیں اوپرے کان کھولے گا۔ اور جو مشق کو ملے گا کسی کو نہ ملے گا۔ مشق کے معنی سریانی زبان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ کعب احبار کہتے ہیں ایک دن لشکر سلیمان علیہ السلام کا ہوا پر جاتا تھا



ناگاہ مدینہ پر سے گزرا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ شہر نبی آخر الزمان کا ہجرت  
 گاہ ہے، خوشی ہے اسکے لئے جو ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کرے پھر لشکر  
 سلیمان علیہ السلام کا بیت اللہ کی طرف سے گزرا بیت اللہ رویا ارشاد ہوا  
 کیوں روتا ہے عرض کیا آج ایک پیغمبر تیرے پیغمبروں سے اور ایک گروہ تیرے دوستوں  
 سے ادھر سے گزرا لیکن نہ مجھ میں اترا نہ تجھ میں ناز پڑھی اور میرے گرد بت پڑھے  
 جاتے ہیں ارشاد باری ہوا چپ رہ میں تجھے سجدہ کرنے والوں سے بھر دوں گا  
 اور تجھ میں نئی کتاب اتاروں گا اور نبی آخر الزماں کو تجھ میں پیدا کروں گا جو مجھے  
 سب پیغمبروں سے زیادہ پیارا ہے اور تجھ میں ایسے لوگ مقرر کروں گا جو مجھے چاہیں گے  
 اور اپنے بندوں پر تیرا حج فرض کروں گا کہ وہ تیری طرف یوں ٹوٹیں گے جیسے گد  
 اپنے گھونسلے کی طرف ٹوٹتا ہے اور تیرے شوق میں وہ یوں روتے جائیں گے  
 جیسے اونٹنی اپنے بچوں کی طرف اور کبوتر اپنے انڈوں کی طرف اور تجھے بتوں اور  
 بت پرستوں سے پاک کر دوں گا۔ انجیل مقدس میں آپ کی صفت اس مضمون کے  
 ساتھ وارد ہے کہ اسکے ہاتھ میں لوہے کی چھڑی ہوگی کہ اس سے جہاد کرے گا اور  
 اس کی امت بھی اسی طرح قتال کرے گی اور عیسیٰ علیہ السلام کو خطاب ہوا کہ سن  
 اور خبردار ہو اے پاک عورت کنواری بتوں کے پیارے بیٹے میں نے تجھے بے باپ کے  
 پیدا کیا نشانی واسطے سارے جہان کے پس میری ہی پرستش کر اور مجھ ہی پر  
 بھروسہ کر اور اہل سودان سے کان کھول کر کہہ دے کہ میں ہی ہوں اللہ زندہ  
 قائم رہنے والا کہ ہمیشہ رہوں گا تصدیق کرو اس نبی اُمّی کی کہ صاحب اونٹ  
 اور قمیص اور دستار اور نعلین اور ہراوہ کا ہے بال اس کے کچھ خم دار اور پیشانی  
 اس کی کشادہ آنکھیں سیاہ پلکیں جھکی بھوس ملی ناک بیچ میں اونچی رخسار  
 ابھرے، داڑھی گھنی پسینہ اس کا مثل موتی کے اور خوشبو اس کی مانند مشک کے



گردن اسکی گویا چاندی کی سراحی ہے زبور مقدس میں ہے۔ **يَا اَحْمَدُ فَاصْبِرِ الرَّحْمَةُ**  
**عَلَى تَقَاتِيكَ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اُبَارِكُ عَلَيْكَ فَتَقْلِدِ السَّيْفِ فَاِنَّ بِرَهَاءِكَ وَحَدَّكَ**  
**الْغَالِبُ** اے احمد رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اس لئے تجھ برکت دیتا ہوں  
تو اپنی تلوار حائل کر تیری چمک اور تیری تعریف غالب ہے آگے فرمایا جاتا ہے۔ **اَلَا مُمُّ**  
**يَخْشَوُكَ اَحْمَدُ** سب امتیں تیرے قدموں پر گر رہی گی۔ **كِتَبَ حَقٌّ جَاءَ اللّٰهُ بِهِ**  
**مِنَ الْيَمْنِ وَالتَّقْدِيسِ** فَاِنَّ سَاحِي كِتَابِ لَا يَاللّٰهُ بَرَكَتِ وِپَاكِي كے ساتھ  
مکے کے پہاڑ سے **وَامْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنْ تَحْمِيدِ أَحْمَدَ وَتَقْدِيسِهِ** بھر گئی  
ساری زمین احمد کی "حمد" اور اس کی پاکی بولنے سے **وَمَلَأَتِ الْأَرْضُ قَابَ الْقَابِ**  
احمد مالک ہوا تمام زمین کا اور تمام امتوں کی گردنوں کا۔ **صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

توریت میں ہے **قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى اِلَّا بُرَاهِيْمَ اللّٰهُ تَعَالَى** نے ابراہیم علیہ السلام  
سے فرمایا **اِنَّ هَاجِرَ تَلِدُ وَتَكُوْنُ مِنْ وَلَدِهَا مِنْ يَدِكَ قَوْقُ الْجَمِيْعِ مَبْهُوْطَةً**  
**اِلَيْهِ بِالْخُشُوْعِ** اے ابراہیم ہاجر کی اولاد سے ایسا لڑکا پیدا ہوگا (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)  
جس کا ہاتھ تمام مخلوق پر ہوگا اور اسی کے آگے تمام عالم کے ہاتھ نہایت عاجزی کے  
ساتھ پھیلے ہونگے۔

لکھا ہے بارہ پیغمبروں نے یہ دعا کی ہے کہ خدایا تو ہمو امت محمدی میں داخل  
فرما دے۔ کہتے ہیں ایک بار شکر اسلام کسی غار کے قریب ٹھہرا تھا۔ ناگاہ اس  
غار سے ایک دردناک آواز آنا شروع ہوئی کہ کوئی کہہ رہا ہے۔ **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ**  
**مِنْ اُمَّةِ الْمَسْرُوْمَةِ الْمُخْفُوْسَةِ** **وَالْمُسْتَجَابِ كَمَا الْمُبَارَكَةِ** الہی مجھ کو تو  
اس امت میں کر جس پر تو نے رحم فرمایا ہے جس کی تو نے مغفرت کی ہے جس کی دعاؤں کو تو  
نے قبول فرمایا ہے جس پر تو نے برکتیں اتاری ہیں دریافت کیا کہ دعا کرنے والے کون ہیں  
معلوم ہوا حضرت الیاس پیغمبر ہیں موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے ہیں.....



اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةٍ اَحْمَدُ اے اللہ مجھ کو احمد کی امت میں کر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
ایک بار جناب کلیم اللہ کو خطاب ہوا اے موسیٰ احمد کو نہ مانے گا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے عرض کیا الہی  
احمد کون ہے فرمایا وہ تمام خلق کا سردار ہے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے میں نے  
اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھا اور جب تک اس کی امت داخل نہ ہوئے جنت کو سب  
امتوں پر حرام کیا عرض کیا الہی اس کی امت کون ہیں فرمایا وہ لوگ کہ ہر لمبندی و پستی پر میری  
حد کریں گے۔ اور ہر حال میں میری اطاعت پر کمر باندھیں گے۔ اپنے ہاتھ اور پاؤں اور منہ  
پاکیزہ رکھیں گے۔ دن کو روزہ رکھیں گے۔ رات کو عبادت کریں گے۔ میں ان کی تھوڑی  
عبادت کو قبول اور فقط کلمہ توحید پر بہشت بریں میں داخل فرماؤں گا۔ موسیٰ علیہ السلام  
نے عرض کیا الہی مجھ اس امت کا پیغمبر کر ارشاد ہوا اُن کا پیغمبر انہیں میں سے ہو گا۔  
یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کیا مجھے اُس پیغمبر کی امت میں کر ارشاد ہوا تو زما  
میں اس سے پہلے اور وہ زمانہ میں تیرے بعد ہے مگر تجھے اور اسے جنت میں اکٹھا  
کروں گا۔

### قصیدہ

خدا نے اس قدر اونچا کیا پایا محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم | نہ پہچاناسی نے اُجھتکرتہ محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم

مختصر یہ کہ نور پاک سید لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شیت علیہ السلام سے درجہ  
بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوتا ہوا حضرت عبد المطلب کی پیشانی میں جلوہ گر ہوا۔  
منقول ہے کہ عبد المطلب کی اہل مکہ بہت تعظیم و تکریم کرتے اور خانہ کعبہ کی خدمت اور  
ریاست حضرت عبد المطلب کو دی گئی اور حضرت عبد المطلب سے مشک کی خوشبو آیا کرتی  
تھی کہ نور محمدی ان کی پیشانی سے چمکتا۔ جب اہل مکہ پر کوئی مشکل پڑتی تو سب لوگ  
جمع ہو کر حضرت عبد المطلب کو پہاڑ پر لیجاتے اور ان کے وسیلہ سے دعا کرتے اور قحط  
کے موقعوں پر ان کے وسیلہ سے پانی مانگتے۔ نور محمدی کی برکت سے سب کی مشکلیں آسان

سے قتال  
بجائش میں



ہوتے ہیں مینہ برستا قحط دفع ہوتا اور کیوں نہ ہوتا کہ حضور کا لقب مبارک **ذَا رَفَعِ الْبَلَاءِ**  
**وَالْأَوْبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَسَاحِ وَالْكَفْرِ** ہے۔ روایت ہے کہ ابراہیمؑ ہا ملک میں  
 سے مع اپنے لشکر اور سفید ہاتھی کے خانہ کعبہ ڈھانے کو آیا عبد المطلب کو خبر ہوئی  
 اہل مکہ سے فرمایا اے لوگو نہ گھبراؤ اس کا محافظ و نگہبان اللہ ہے ہماری کیا طاقت  
 جو خانہ کعبہ کی حفاظت کر سکیں پس ابراہیمؑ آیا اور قریش کے اونٹ ہکا لے گیا حضرت  
 عبد المطلب مکے کے ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے، نور محمدی ان کی پیشانی میں مثل  
 ہلال چمکا کہ بیت اللہ میں اس کی روشنی پھیل گئی، جیسے نہایت روشن چراغ روشن ہو  
 جب حضرت عبد المطلب نے اس نور کی چمک دیکھی تو کہا اے قریش جاؤ بیشک  
 تم پر مشکلیں آسان کر دی گئیں یہ نور کریم کی چمک ہم کو فتح عظیم کی خبر دیتی ہے قریشی  
 وہاں سے پلٹے اور متفرق ہوئے ادھر ابراہیمؑ نے ایک شخص کو حضرت عبد المطلب  
 کے پاس بھیجا تھا جب وہ ..... حضرت عبد المطلب کے پاس آیا اور چہرے  
 پر نظر پڑی بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا اور اس سے ایسی آواز نکلی جیسے گائے کی۔  
 آواز ذبح ہوتے وقت نکلتی ہے جب ہوش میں آیا حضرت عبد المطلب کی اس نے  
 بہت تعظیم کی اور کہا بے شک تم قریش کے سردار ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت  
 عبد المطلب نے ابراہیمؑ کے اس سفید ہاتھی کو جسے وہ خانہ کعبہ کے ڈھانے کے لئے لایا تھا  
 طلب کیا وہ ہاتھی آپ کے سامنے لایا گیا جس وقت اس ہاتھی کی نظر حضرت  
 عبد المطلب کی پیشانی پر پڑی فوراً سجدے میں گر آیا اور کہا اے عبد المطلب سلام ہے  
 اس نور پر جو تمہاری پیشانی میں چمک رہا ہے پس اللہ جل جلالہ نے ابا بیلین ابراہیمؑ  
 پر بھیجیں ہر ابا بیل تین تین کنکریاں دانہ مسور کی برابر لئے ہوئے یعنی ایک کنکری  
 چونچ میں اور دو پنچوں میں آئیں اور پھینکیں کہ تمام لشکر ابراہیمؑ کا تہ و بالا اور بڑا و  
 ہو گیا اسی کو قرآن کریم فرما رہا ہے **أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ**



اے محبوب کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل یعنی الم غنی والوں کے ساتھ کیا کیا سبحان اللہ لفظ اَلہ تَوْبہ تبارک ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لانے سے پہلے بھی حالات عالم ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اسی لئے علماء ارشاد فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک کوئی چیز آپ سے غائب نہیں رہ سب کے دیکھنے والے اور ہر خدا کے سننے والے اور ہر بات کا علم رکھنے والے ہیں۔ کیونکہ وہ ذات مصطفوی سراپا نور الہی ہے اور نور الہی سے کوئی شے حجاب نہیں ہو سکتی۔

قصیدہ

عالم میں کیا ہے جس کی تجھ کو خبر نہیں لے فرہ ہے کونسا تری جس پر نظر نہیں  
جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عبدالمطلب کو ابوہریرہ کے شر سے بچایا تو ایک روز حضرت  
عبدالمطلب آرام فرما تھے کہ قسمت جاگ اٹھی خواب میں دیکھا کہ ایک درخت سرسبز شاداب  
زمین سے اُگا اور طرفۃ العین میں اتنا بلند ہوا کہ اس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل  
گئیں اور اس سے وہ نور عظیم چمکا کہ ضیائے آفتاب سے ستر حصہ زیادہ تھا عرب و عجم کو  
اس کے حضور سجدہ کنا دیکھا۔ ناگاہ آنکھ کھل گئی تشریف لے گئے اور کانہوں سے خواب  
بیان کیا انھوں نے سنکر کہا اے عبدالمطلب اگر تمہارا یہ خواب سچا ہے تو تمہاری صاب سے  
وہ نبی آخر الزماں پیدا ہو گا کہ جس کی نبوت و رسالت حکومت شوکت جاہ و منزلت  
قدرت و رفعت کا ڈنکا ہمیشہ عالم میں بجے گا۔

القصہ وہ نور پاک حضرت عبدالمطلب سے منتقل ہو کر پیشانی حضرت عبداللہ  
میں جلوہ گستر ہوا مروی ہے کہ حضرت عبداللہ حسن و جمال میں شہرۂ آفاق تھے نور محمدی  
نے ان کی قسمت کو جگمگا دیا جس جانور کو حضرت عبداللہ شکار کرنا چاہتے وہ خود ان  
کے پاس آجاتا اور صاف کہتا اے عبداللہ یہ جانور جو تمہارے پیشانی میں چمک رہا ہے ہم  
تو خود اس کے شکار ہیں۔ اس کے بندے ہیں ہمیں جو چاہا ہو کرو۔



ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ بر کف | بامید آنکہ روز بہ شکار خواہی آمد

حضرت عبداللہ جس بت خانے کی طرف سے گزرتے ہیں تو بتوں سے صاف آواز آتی ہے کہ اے عبداللہ والد رسول اللہ ہمارے قریب نہ آئیے کیونکہ نور محمدی آپ کی پیشانی میں ہے جو ہماری تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ حضرت عبداللہ جس درخت خشک کے نیچے بیٹھ جاتے ہیں اس نور پاک کی برکت سے وہ درخت خشک ہر اہو جاتا ہے جس کو کھے ہوئے جنگل میں قدم رکھتے ہیں نور محمدی کی برکت سے فوراً جنگل سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے سبحان اللہ خشک جنگل کیوں نہ ہرے ہوں کہ اس محبوب کریم کا نام پاک لئے تو مرجھائے ہوئے دل ہرے ہو جاتے ہیں مدینہ طیبہ کس کے قدم مبارک سے رشک گلشن بنا ہوا ہے خاک طیبہ کس کے تلوؤں کے مس ہونے سے خاک شفا بنی ہوئی ہے مدینہ طیبہ کی مقدس ہوا کو کس کے انفاس لطیف نے خوشبودار بنادیا ہے قصیدہ

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے | کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے  
وہ آستانہ حبیب وہ بارگاہ محبوب ہے جہاں ہزار ہا مراد آتے ہیں مرادیں نے کرجاتے ہیں  
خالی کشکول لاتے ہیں بھر کر بجاتے ہیں عرش اسی کا بویاں اور کعبہ اسی کا مدح خواں ہے

ترجیع بند

نہ کیونکر مرنے پہ کعبہ ہوتی رہاں | کہ ہیں جلوہ گر اس میں محبوب یزدان

قصیدہ

کیوں کرنے ہو مکے سے سوا شان مدینہ | وہ جبکہ ہوا مسکن سلطان مدینہ

ستر ہزار فرشتے صبح کو اس روضہ انور پر حاضر ہوتے ہیں عصر کے وقت وہ واپس ہوتے ہیں اور نئے ستر ہزار فرشتے حاضر ہوتے ہیں تو صبح تک حاضر رہتے ہیں پھر یہ قدرت رب کہ جن کو حاضری کا ایک بار موقع مل گیا پھر قیامت تک ان کو دوبارہ حاضری بارگاہ حبیب کی اجازت نہیں ہر مرتبہ نئے ہی ملائکہ آتے ہیں اور یہی سلسلہ تا قیامت

۱۰ صدائق  
۱۱ بخشش حضرت لعل  
۱۲ میل ہے

۱۳  
۱۴ قیام بخشش  
۱۵ میل ہے



جاری رہے گا جبریل امین اس آستانے کے دربان میں۔

قصیدہ

افلاک سے اونچا ہے ایوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جبریل معظم ہے دربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تباہ بخش  
میلنے

بڑے خوش نصیب ہیں وہ جو آستانہ کریم پر حاضری دیتے ہیں سبز گنبد کا نظارہ کرتے ہیں  
سنہری جالیاں ہاتھوں میں اور چل چل کر فریادیں کر رہے ہیں مرادیں مانگے ہیں میں دل  
کی حسرتیں نکال رہے ہیں ایک دم بد نصیب ہیں کہ اس آستانے سے دور پڑے ہیں اور فراق  
محبوب میں روز و کر زبان حال سے عرض کر رہے ہیں۔ قصائد

بکار خوش حیرانم آغثنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانم پریشانم آغثنی یارسول اللہ

غزل  
خوش  
دہم میں

پھر اکھاڑ لو کہ بار مغیلاں عرب صلی اللہ علیہ وسلم پھر کھنچا دامن دل سوے بیابان عرب

چھائے غم کے بادل کالے صلی اللہ علیہ وسلم میری خیراے بدر دجے لے

بکے  
خوش  
نہیں

مدینے میں بلا اے رہنے والے سبز گنبد کے صلی اللہ علیہ وسلم بدو کو بھی نبھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

یانبی لب پہ آہ وزاری ہے صلی اللہ علیہ وسلم روز و شب تیری یاد گاری ہے

پہونچوں اگر میں روضہ انور کے سامنے صلی اللہ علیہ وسلم سب حال دل بیاں کروں سرور کیسا منے

قصیدہ

کے بودیار بکرو در طیبہ و بطحا کنم صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہ مکہ منزل و کہ در مدینہ حبا کنم

تباہ  
بخش

بر کنار زمزم از دل برشم یک زمزمہ صلی اللہ علیہ وسلم کز دو چشم خونفشاں آن چشمہ را دریا کنم

گرد و صحرائے مدینہ بوسیت آمد یارسول صلی اللہ علیہ وسلم جان خود را من فدائے خاک آن صحرا کنم

بر در باب السلام آیم بگریم زار زار صلی اللہ علیہ وسلم کہ بہ باب جبریل از شوق و او یلا کنم

یارسول اللہ بہ سوئے خود مرا را ہ منا صلی اللہ علیہ وسلم ناز فرق سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم

آرزوئے جنت الماویٰ بروں کروم ز دل صلی اللہ علیہ وسلم جنتم میں بسکہ بر خاک در ماویٰ کنم

ہر دم از شوق تو معذورم مگر ہر لحظہ صلی اللہ علیہ وسلم جاہی آسانامہ شوقی دگر انشا کنم



## قصیدہ

بچو کا ہے عاجز م کوہ گناہ آوردہ ام  
بر درت این بار با پشت دوتا آوردہ ام  
گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام  
ہستم آں گمراہ کہ کنوں رو براہ آوردہ ام  
اسی ہمہ برد عوی عشقت گواہ آوردہ ام

یا رسول اللہ بدر گاہت پناہ آوردہ ام  
یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام  
چشم رحمت بر کشاموئے سفیدم را ببین  
آں نمی گویم کہ بودم سالہا در راہ تو!  
عجز و بنحویشی و در لیشی و در ویشی و در و

چار چیز آوردہ ام شاہ کہ در گنج تو نیست

بیکسی و نا کسی عجز و گناہ آوردہ ام

حضرت عبداللہ کے حسن و جمال پر قریش کی بہت سی عورتیں فریفتہ تھیں اور راہ میں کھڑے ہو کر آپ کا انتظار کیا کرتیں اور اپنے دام فریب میں حضرت عبداللہ کو پھانسا چاہتیں مگر اللہ تعالیٰ ان کو نور محمدی کی برکت سے محفوظ رکھتا بعض لوگ اہل کتاب سے یہ معلوم کر کے کہ پیغمبر آخر الزماں کا ظہور ان سے ہو گا حضرت عبداللہ کے دشمن ہو گئے تھے رات دن قتل کی فکر میں رہا کرتے لیکن نور محمدی ان کا محافظ و نگہبان رہا ایک بار حضرت عبداللہ جنگل میں تنہا تھے دشمنوں نے گھیر لیا قتل کرنے کا ارادہ کیا کہ یکایک غیب سے کچھ سوار نمودار ہوئے اور ان دشمنوں کو فی النار و اسقر کر کے غائب ہو گئے اس واقعہ کو کوہ ربڑ ہری یعنی آپ کی والدہ ماجدہ آمنہ خاتون کے والد دیکھ رہے تھے فریفتہ ہو گئے اور اپنی بی بی سے آکر کہا کہ آج میں نے حضرت عبداللہ سے عجیب آثار دیکھے ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنی بیٹی کا نکاح حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے ساتھ کر دوں اتنے طر فین میں رضامندی ہوئی اور حضرت عبداللہ کا نکاح آمنہ سے کیا گیا جس رات نور مصطفوی آپ کی والدہ ماجدہ کو ملا اس شب ملک و ملکوت میں پکار دیا گیا کہ تمام عالم کو انوار قدس سے روشن کر دیں رضوان کو حکم ہوا کہ فردوس بریں کے دروازے کھول دے اور تمام عالم کو خوشبو



سے معطر کر دے کہ آج کی رات نور محمدی نے بطن آمنہ میں قرار پکڑا۔ حضرت عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حمل مبارک کی نشانیوں سے تھا کہ قریش کے جتنے چوپائے تھے سب نے اس رات کلام کیا اور کھار ب کعبہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمل میں تشریف فرما ہووے تمام دنیا کی پناہ اور جہان کے سورج میں۔

كَانَ مِنْ دَلَالَةِ حُمُلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقَائِهِ لَكُنْطُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَقَالَتْ حُمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبُّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ آمَنَاتُ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ أَهْلِهَا

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں مجھ کو کوئی اثر حمل کا معلوم نہ ہوا۔ جب چھ مہینے گزرے کسی نے خواب میں کہا تیرے حمل میں بہتر عالم کا ہے۔ پیدا ہو تو اس کا نام محمد رکھنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح ہر مہینے میں حضرات انبیاء نے آپ کی والدہ ماجدہ کو حضور کی تشریف آوری کی خوشخبری سنائی۔ جب مہینہ ربیع الاول کا شروع ہوا عالم انوار آسمانی سے منور ہو گیا اور آمنہ کے دل میں عجیب طرح کی خوشی پیدا ہوئی۔ کبھی عالم خواب میں ان کو بشارت ہوتی اور کبھی عالم بیداری میں فرشتوں کی تسبیح و تہلیل کی آواز آتی۔

ساتویں شب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوشخبری دی کہ اے آمنہ تمہیں بشارت ہو کہ تمہارے شکم سے پیغمبر کریم ظاہر ہونے والے ہیں۔ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد رکھنا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گیارھویں رات فرشتے تسبیح و تقدیس میں مشغول رہے۔ بارہویں رات منادی نے ندا دی اے آمنہ تجھے اس مولود کریم کے ساتھ بشارت ہو جو آج تیرے بطن سے ظاہر ہو گا۔ نام اس کا محمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمنہ پاک فرماتی ہیں جب آئنا وضع شروع ہوئے میں تنہا تھی۔ ایک دھشت ناک آواز سنی جس سے مجھ پر خوف طاری ہوا۔ یکا یک ایک فرشتہ بشکل مرغ سفید آیا۔ اور اس نے اپنے بازو میرے



سینے پر ملے وہ خوف جاتا رہا۔ پھر ایک پیالہ شربت کا میں نے پایا خوب سیر ہو کر پیاتے  
 ہی قرار و سکون حاصل ہوا پھر میں نے دیکھا کہ بیٹیاں عبد مناف کی میرے گرد و کھڑی ہیں  
 مجھے تعجب ہوا کہ یہ کہاں سے آگئیں۔ اتنے میں ان عورتوں میں سے ایک نے کہا کہ میں آسیہ  
 فرعون کی عورت ہوں دوسری نے کہا میں مریم بنت عمران ہوں۔ ہم سب اللہ کے حکم  
 سے جنت سے تمہاری خدمت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ اس رات انوار زمین و آسمان میں  
 تابان اور ستارے زمین کی طرف مائل۔ ملائکہ آسمان زمین پر اترے جبریل و اسرافیل  
 مولد شریف میں حاضر ہوئے۔ ایک علم مشرق اور ایک مغرب اور ایک کعبہ کی چھت  
 پر بلند کیا گیا ہے۔ عرش وجد میں جھوم رہا ہے کعبہ تشریف آوری حبیب کی سنکر مست  
 ہے۔ مقام ابراہیم کی طرف سجدے میں جھکا ہوا ہے اور رب کریم کا شکر ادا کر رہا ہے۔  
 بت روئے زمین کے اوندھے گر گئے ہیں۔ تخت شیاطین کے الٹ گئے ہیں۔ ابلیس لعین  
 اپنی ناپاک جماعت کو لئے ہوئے کوہ بوقیس میں اپنا سر ٹکرا رہا ہے اور آہ و نالے کر رہا ہے  
 غرض آسمان و زمین عرش و کرسی۔ لوح و قلم۔ بحر و بر۔ سنگ و شجر۔ شمس و قمر۔ جن و بشر  
 حور و ملک۔ خوشی سے جامے میں پھولے نہیں سماتے۔ ملائکہ صف بصف دست بستہ باادب  
 حاضر کہ بزم کو عین کا دلہا۔ عرش کی آنکھوں کا تارا۔ عاصیوں کا سہارا محبوب دل آرا۔ عرش  
 کا پیارا۔ بیکسیوں کا والی۔ گناہ گاروں کا حامی بے یاروں کا حمایتی بے مونسوں کا مونس  
 بے یاروں کا یار۔ بے مددگاروں کا مددگار۔ غریبوں کا فریاد رس۔ مرادیں و نیے والا۔ بیکار  
 سنے والا۔ دفع البلاء۔ مشکاکشا۔ حاجت روا۔ بادشاہ صلی آتی تاجدار لولاک لما شمع  
 وحدت۔ آفتاب رسالت۔ مانتاب نبوت۔ سراپا رحمت۔ سید اکرم۔ مولائے اعظم۔ حضور  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عنقریب اپنے قدم پاک سے فرش زمین کو منور فرمانے  
 والا ہے۔ صبح صادق نمایاں ہو نیوالی ہے مشتاقانِ لقا کس ذوق و شوق سے دست تمنا  
 پھیلائے ہوئے عرض کر رہے ہیں۔



اِطْمَسَّ يَاسِبًا الْمُسْدُ سَلِيْنٌ اِظْمَصْ يَا خَاتِمَ النَّبِيِّنَ اِظْمَصْ يَا كَرَامَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ	جلوہ فرمائیے اے سردار رسول کے۔ جلوہ فرمائیے اے تمام انبیاء کے خاتم۔ جلوہ فرمائیے اے سب گلے اور پھول کے زیادہ کریم
---	---

### قصیدہ برائے قیام

مجی ہے دھوم پیمر کی آمد آمد ہے کیا ہے سبز علم نصب بام کعبہ پر زکیوں ہوں نور سے تبدیل کفر کی ظلمت ہے جبریل کو حکم خدا خبر کر دو خوشی کے جوش میں ہیں بلبلیں بھی نغمہ کناراں دورانو ہوں کے ادب سے پڑھو صلاۃ و سلام	حبیب خالق اکبر کی آمد آمد ہے کہ دو جہان کے سرور کی آمد آمد ہے خدا کے ماہ منور کی آمد آمد ہے کہ آج حق کے پیمر کی آمد آمد ہے چمن میں آج گل تر کی آمد آمد ہے عزیز و خلق کے مصدر کی آمد آمد ہے
--	---

جیل قادری کہدے کھڑے ہوں ہل سنن  
ہمارے حامی و یاور کی آمد آمد ہے

### صلاة سلام

اے شہنشاہ مدینہ الصلاۃ والسلام رَبِّ هَبْ لِي مَتًی کہتے ہوئے پیدا ہوئے دست بستہ ہر فرشتے نے پڑھا ان پر درود مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود بت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بت گر گئے سر جھکا کر بادب عشق رسول اللہ میں غنجے چٹکے پھول مہکے چھپائیں بلبلیں میں وہ سستی ہوں جیل قادری مرئیے بعد	زینت عرش معالی الصلاۃ والسلام حق نے فرمایا کہ بخشا الصلاۃ والسلام کیوں نہ ہو پھر درود اپنا الصلاۃ والسلام ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلاۃ والسلام جہوم کر کہتا تھا کعب الصلاۃ والسلام کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصلاۃ والسلام گل کھلا باغ احد کا الصلاۃ والسلام میرا لاشہ بھی کہے گا الصلاۃ والسلام
---	--



بعد قیام بیٹھ کر یہ قصیدہ پڑھیے :

لے قبالہ بخشش میں ہے

زیب دنیا ہوئے وہ شاہِ ہدیٰ آج کی رات لے دونوں عالم میں ہے یہ شور مچا آج کی رات

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش جمعہ کو نہ ہوئی بلکہ دو شنبہ کو ہوئی تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے آقا کیسے مبارک دن پیدا ہوئے بلکہ یہ سمجھیں کہ دو شنبہ کو فضیلت حضور کی ولادت شریفہ سے حاصل ہوئی کہ روز جمعہ اگرچہ سیدالایام ہے مگر دو شنبہ کو بھی حضور کی ولادت کی وجہ سے بڑی فضیلت حاصل ہے مروی ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو شنبہ کو دوست رکھتے تھے کسی نے سبب پوچھا فرمایا میری پیدائش کا دن ہے اور حضور دو شنبہ روزہ رکھتے اور اسی دن حضور پر وحی نازل ہوئی اور اسی دن ہجرت فرمائی اور اسی دن مدینہ منورہ پہنچے اور اسی دن مکہ کو فتح فرمایا اور اسی دن رحلت فرمائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور نیز ولادت اقدس ماہ رمضان میں نہ ہوئی اگرچہ ماہ رمضان سب مہینوں میں افضل ہے مگر ماہ ربیع الاول شریف کو ایک خاص فضیلت حاصل ہے جو دوسرے مہینوں کو نہیں یہ کہ حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس میں پیدائش ہوئی اگر ولادت ماہ رمضان میں ہوتی کہا جاسکتا تھا کہ ایسے بابرکت مہینے میں حضور کی پیدائش ہوئی اس لئے ولادت ربیع الاول میں ہوئی تاکہ معلوم ہو جائے کہ ماہ ربیع الاول شریف حضور کی پیدائش کے وجہ سے معظم ہے اور خاص شرف پایا ہے اور اسی وجہ سے آپ کی ولادت صبح صادق کے وقت ہوئی یہ اس لئے کہ اگر دن ولادت اقدس ہوتی تو رات اس شرف عظیم سے محروم ہو جاتی اور ہمیشہ اپنی بد قسمتی پر افسوس کیا کرتی اور اگر رات کو پیدائش ہوتی تو دن اس فضل سے محروم رہ جاتا اور تاقیامت غمگین رہتا پھر یہ کہ حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد آمد کی خبر پر رات بھی بارگاہِ الہی میں دست برد عاتقی کہ اے مولیٰ خیر مقدم حبیب سے مجھے محروم نہ کرنا دن بھی اسی کا ملتی تھا کہ خداوندِ ایزد عزت مجھے نصیب فرمانا لہذا صبح صادق کے وقت محبوب اکرم صلی اللہ



تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوتے ہیں تاکہ دن بھی اپنی قسمت پر ناز کرے کہ ستاروں کا رنگ  
 نہایت پھیکا ہو گیا۔ سونے والے جاگ گئے۔ مخلوق خالق کی یاد میں مشغول ہو گئی۔ سپیدی  
 نمایاں ہو گئی۔ میرا پیش خیمہ پہنچ گیا۔ الحمد للہ تاجدار عرب سلطان انبیاء میرے اندر پیدا ہوئے  
 اسی طرح رات بھی اپنے جا لے میں پھولی نہیں سماتی ہے کہ ابھی آفتاب نہیں نکلا دن شروع  
 نہیں ہوا۔ صبح صادق کا وقت میرے اندر ہے لہذا شہنشاہ عرب محبوب رب نے مجھ میں  
 جلوہ فرمایا۔ اللہ اللہ یہ ہیں رحمت عالم کہ ان کی رحمت سے کوئی بھی محروم نہ رہا صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم پیغمبر کریم روف ورحیم علیہ الصلاۃ والسلام تمام انبیاء ورسلا سے پیچھے آخر میں  
 تشریف لائے کہ آپ خاتم النبیین سلطان المرسلین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا  
 اور جو آپ کے بعد کسی کو نبی مانے یا کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا یہ کہے کہ آپ کے بعد  
 نبی ہو سکتا ہے وہ مسلمان ہی نہیں ہے۔

### رباعی

آئے جو یہاں حبیب یزداں پیچھے      یعنی شہر مسلمان زلیشاں پیچھے  
 کیا معتز ضلّوں کو اس میں جانے حجت      فوج آگے رہا کرتی ہے سلطاناں پیچھے  
 حضور آفتاب ہیں اور سب انبیاء ستارے      جب آفتاب نکلا ستارے اس کی روشنی میں  
 مستور ہو گئے۔ علامہ بو صیری رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ بروہ شریف میں ہے

فَإِنَّ شَمْسَ فَضْلٍ هُوَ كَوَاكِبُهُ      يُظهِرُهَا أَنْوَارُهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلُمِ  
 حَتَّىٰ إِذَا أَطْلَعَتْ فِي الْكُوْنِ هُدًى      الْعَالَمِينَ وَأَخْبَتَتْ سَائِرَ الْأَقْصَمِ

یعنی رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام آفتاب فضل ہیں اور انبیاء ستارے جب تک آفتاب  
 طلوع ہوا ستارے اسی آفتاب سے نور لیکر گمراہوں کی رہنمائی کرتے رہے مگر جب آفتاب  
 فضل طلوع ہوا ہدایت کا نور پھیل گیا تاریکی کفر نور اسلام سے مبدل ہو گئی نجاست  
 کفر و شرک و بدعات و ضلالت زائل ہو گئیں سونے والے جاگ اٹھے بے جانوں



میں جان آگئی، بڑے بڑے مہر جالوں کے انوار اس آفتاب مدینہ کی شعاعوں سے  
 دب گئے، ستارے روپوش ہو گئے، ان کا نور آفتاب کی چمک میں غائب ہو گیا ایک  
 عالم نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی تصدیق کی ایک جہان نور  
 ایمان سے منور و روشن ہو گیا۔

### قصیدہ

بحمد اللہ عبد اللہ کا نور نظر آیا ۱۰ مبارک آمد کو نور دل نحت جگر آیا

صبح ولادت کو عیسیٰ نامی راہب نے حضرت عبد المطلب سے کہا کہ اکبر المطلب  
 تمہارے گھرانے کا ہوا ہے جسکی تمام عرب اطاعت کر نیگے اور عرب و عجم کا مالک ہو گا اسی  
 طرح مکہ معظمہ میں ایک یہودی تاجر نے کہا، اے گروہ قریش کیا تم میں آج کوئی لڑکا پیدا ہوا  
 لوگوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، اس نے کہا ہاں سن لو آخر امت کا پیغمبر پیدا ہوا اور اسکے  
 دونوں شانوں کے درمیان ایک نشانی اسکی پیغمبری کی ہے پس وہ یہودی معہ ایک  
 جماعت کے در اقدس پر حاضر آیا اور آپکے دیکھنے کی تمنا ظاہر کی، حضرت عبد المطلب نے  
 دکھایا اس نے پشت مبارک کو کھول کر دیکھا، مہر نبوت پر نظر پڑی فوراً بیہوش ہو کر زمین  
 پر گر گیا جب ہوش آیا تو کہنے لگا بنی اسرائیل سے نبوت گئی اور اے قریش مبارک ہو کہ یہ  
 دولت مبارک تمہیں نصیب ہوئی، حشاش بن ثابت کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش  
 کے وقت میری عمر سات یا آٹھ برس کی تھی میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا  
 کہ ایک یہودی اپنی قوم کے آگے فریاد کر رہا ہے اور قوم کہہ رہی ہے یہ تجھے کیا ہو گیا،  
 کیوں اتنی فریاد و دکا کر رہا ہے، اس نے کہا اے لوگو کیا پوچھتے ہو احمد کے ستارے  
 نے طلوع کیا۔

بی بی آمنہ فرماتی ہیں جس وقت آپکی پیدائش ہوئی مشرق سے مغرب تک ایسا نور میں نے

دیکھا کہ ملک شام کے مکانات و محل اس میں مجھے نظر آئے۔ قصیدہ ۱۰

سنہ ۱۲۵۰  
 قمری ۱۲۵۰  
 ۱۲۵۰



وہ ماہ عرب آج کعبے میں چمکا جو مالک ہے سارے عرب اور عجم کا  
لکھا ہے کہ جماعت قریش کا ایک خاص بت تھا کہ وہ لوگ ہر سال اسکے پاس جمع ہو کر  
عید مناتے اور جشن کرتے اور اسکی طرح طرح سے عبادتیں کرتے اس رات دیکھا کہ وہ بت اوندھا پڑا  
ہے انہوں نے سیدھا کر دیا وہ پھر اوندھا کر گیا انھوں نے پھر سیدھا کر دیا کئی بار ایسا ہی ہوا  
ایک بار گی اس بت کے اندر سے ان اشعار کی آواز آئی۔ ۵

تَرَدُّنِي بِمَوْلُودٍ أَضَاءَتْ بِمَنْوَسٍ ۝ جَمِيعُ فِجَاجِ الْأَرْضِ مَالِ الشَّرْقِ وَالْمَغْرِبِ  
وَضَرَّتْ لَهَا الْأَوْثَانُ طَسًا وَأَذْعَدَتْ قُلُوبُ مُلُوكِ الْأَرْضِ جَمْعًا مِّنَ الشَّرْعِبِ  
یعنی چادر اور ٹھائی اس مولود کو کہ روشن ہوئیں اس کے نور سے زمین مشرق و مغرب کی  
ساری گھاٹیاں اور تمام بت اس مولود کی تعظیم کے لئے کر گئے اور کانپ اٹھے اور تمام بادشاہان  
جہاں کے قلوب اسکے رعب سے لرز گئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم  
حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں جس صبح صادق کو سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پیدا ہوئے  
میں اس رات کو کعبہ کا طواف کرتا تھا آدھی رات گزر جانے کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک نور عظیم  
مشرق و مغرب کو گھیرے ہوئے ہے کعبہ کو میں نے دیکھا کہ مقام اہل ایم کی طرف سجدے میں  
جھکا ہوا ہے اور کہہ رہا ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَبُّ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی یعنی اللہ بہت بڑا ہے  
اللہ بہت بڑا ہے پروردگار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اَلَا اِنَّ قَدْ طَهَّرَ لِيْ رِبِّيْ  
مِنْ اَنْجَاسِ الْأَصْنَامِ وَأَسْجَاسِ الْمُشْرِكِيْنَ خبردار ہو بیشک تحقیق میرے رب نے مجھے  
پاک اور ستھرا کر دیا بتوں کی نجاستوں اور بت پرستوں کی ناپاکیوں سے حضرت عبدالمطلب فرماتے  
ہیں کہ میں وہاں سے مقام صفا پر آیا کچھ عجیب رنگ کے خوبصورت پرند دیکھے کہ جو آپس میں  
ایک دوسرے کو حبیب کریم کے خیر مقدم کی خوشخبری دے رہے تھے پھر وہاں سے میں  
اپنے مکان پر آیا دروازہ بند تھا میں نے دستک دی کسی نے دروازہ کھولا اور کہا اے عبدالمطلب  
محمد پیدا ہوئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نے کہا ذرا مجھے دکھاؤ ان کے نظارے سے



چشم و دل کو مسرور کروں کسی نے آواز دی اے عبد المطلب تم ہرگز اس وقت تک زیارت نہیں کر سکتے جب تک ہم ان کی قدسوسی سے فارغ نہ ہو جائیں عبد المطلب فرماتے ہیں مجھے تعجب ہوا اور غصہ آیا کہ یہ کہنے والا کون ہے اور یہ آواز کس کی ہے تلوار میں نے نیام سے باہر کی اور مکان کے گوشوں میں گونیدہ کی تلاش کی دیکھا کہ ایک طرف ایک شخص نقاب پیرے پر ڈالے تلوار ہاتھ میں لئے کھڑا ہے جس وقت میری نظر اس پر پڑی میرے جسم پر لرزہ پڑا اور تلوار میرے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اس شخص نے کہا اے عبد المطلب تم ڈرتے کیوں ہو۔ ہم ملائکہ آسمان ہیں بحکم باری زیارت حبیب کے لئے حاضر آئے ہیں پہلے ہم زیارت کریں پھر تم دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کرنا آمنہ پاک ارشاد فرماتی ہیں۔

جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا کہ سجدے میں پڑے ہیں۔  
پھر ایک سفید ابر نے آکر حضور کو ڈھانپ لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے۔

پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ حضور ایک اونٹنی سفید کمرے میں لپٹے ہوئے ہیں اور سبز نشیمن بچھوئے ناچھاہو اور گوشت دار کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں اور کیا کہنے والا کہہ رہا ہے کہ نصرت کی کنجیاں نفع کی کنجیاں نبوت کی کنجیاں سب پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ فرمایا۔

پھر اور ابر نے آکر حضور کو ڈھانپا کہ میری نگاہ

لَمَّا خَرَجَ مِنْ بَطْنِي فَظَلَمْتُ إِلَيْهِ  
فَإِذَا آفَاقِيهِ سَاجِدًا ط  
ثُمَّ دَاعَيْتُ سَحَابَةً بَيَضَاءَ قَدُ  
أَقْبَلْتُ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى غَشِيَتْهُ  
فَغِيبَ عَنِّي وَجْهِي ط  
ثُمَّ تَجَلَّتْ فَإِذَا آفَاقِيهِ مُدَوَّرًا ط  
فِي ثَوْبٍ صَوْفٍ أَبْيَضَ وَتَحْتَهُ  
حَسْرَتُ يَوْمٍ خَضِرَاءُ وَفَدُ قَبْضُ عَلِي  
ثَلَاثَةَ مَفَاتِيحٍ مِنَ اللُّلُؤِ وَاللَّسَّاطِ ط  
وَإِذَا قَائِلٌ يَقُولُ قَبْضُ مُحَمَّدٍ  
عَلَى مَفَاتِيحِ الرَّايِمِ وَمَفَاتِيحِ  
النَّبُوَّةِ ط

ثُمَّ أَقْبَلْتُ سَحَابَةً أَخْضَرَاءُ حَتَّى غَشِيَتْهَا



فَغِيَّبَ عَنْهَا ثُمَّ تَعَلَّكَ إِذَا أَكَاوَا  
 قَدْ قَبَضَ عَلَى حَبْرِيٍّ وَخَضَلَ مَطْوِيًّا  
 وَإِذَا قَاتِلٌ يَقُولُ يَخُجُّ بِخِجِّ قَبَضَ مُحَمَّدًا  
 عَلَى الدُّنْيَا كُتِبَ لَهُ يَبْقَى خَلْقٌ مِنْ  
 أَهْلِهَا لَدَدْ خَلَّ فِي قَبْضِهِ

سے غائب ہو گئے پھر روشن ہوا تو کیا دکھتی ہوں کہ سبز  
 رشیم کا پٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے اور کوئی  
 منادی پکار رہا ہے واہ واہ ساری دنیا حضور محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی زمین و آسمان میں  
 کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی ہو۔

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

علامہ بوہیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بروہ میں فرماتے ہیں یہ

فَبَيْنَا الْأَمِيرُ الشَّاهِي فَلَا أَحَدًا | أَبْرَفِي قَوْلٍ لَامِنُهُ وَلَا كَعَم

یعنی ہمارے نبی کریم صاحب امر وہی ہیں تو ان سے زیادہ ہاں اور نہ فرمانے میں کوئی سچا نہیں .....  
 نسیم الریاض شرح شفا میں اس شعر کی شرح میں فرمایا گیا یہ

إِنَّكَ لَا حَاكِمَ سِوَاكَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَاكِمٌ غَيْرُهُ  
 مُحْكَمٌ بِهِ

نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم حاکم ہیں حضور کے سوا  
 عالم میں کوئی حاکم نہیں تو وہ حاکم ہیں جہاں  
 بھر میں کسی کے محکوم نہیں۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں یہ

هُوَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْدَةُ  
 السَّيْرِ وَمَوْضِعُ نَفْوِذِ الْأَمْرِ فَلَا يُنْقَلُ  
 أَمْرًا لَامِنُهُ وَلَا يُنْقَلُ خَيْرًا لَدَدْ  
 عَنْهُ ط

رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم خزانہ راز الہی و  
 جائے نفاذ امر ہیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر  
 حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں  
 ملتی مگر حضور کی سرکار سے۔

الْأَبَاجِي مَنْ كَانَ مَلِكًا وَسَيِّدًا  
 وَأَدَمَ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطَّيْنِ وَاقِفًا

ہاں ہاں میرے باپا ان پر قربان جو بادشاہ  
 اور سردار ہیں اس وقت سے جبکہ آدم علیہ السلام  
 پانی اور مٹی یعنی خمیر میں تھے یہ







رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ اے میرے رب میری امت مجھے دیدے ہو کہ وہ ارشاد باری ہوا وَ هَبْتُكَ  
 اُمَّتَكَ بِاَعْلٰی هِمَّتِكَ اے حبیب تیری عالی ہمت کے باعث تیری امت میں نے تجھے دیدی پھر فرشتوں سے  
 فرمایا گیا۔ اَشْفِدْ وَاَمْلَا عَلٰی اُمَّتِيْ لَا يَسِيْ اُمَّتُهُ عِنْدَ الْوَلَدِ وَ كَيْفَ يَسْفَا  
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ اے میرے فرشتو گواہ رہنا کہ بیشک حبیب میرا پیدائش کے وقت اپنی امت کو نہ  
 بھولا تو قیامت کے دن کب بھولے گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو نعیم نے دلائل النبوة میں روایت  
 کی ہے کہ بعد ولادت فرشتہ نے اس پانی سے جو اپنے ساتھ لایا تھا آپ کو تین بار نہلایا اور پارہ حریر سے  
 ایک مہر کہ شکل میں مثل انڈے کے اور چپک میں مانند زہرہ کے تھی نکال کر دوش نبوت پر لگائی۔ ابون  
 جوزی لکھتے ہیں پھر فرشتے اس جناب کو آسمان پر لیگئے پروردگار نے تاج کرامت و خلعت عظمت  
 عنایت فرمایا اور منادی نے ندا کی کہ اس مولود کریم کو کائنات عالم و اطراف زمیں پھراؤ تاکہ خلق اس کے  
 حال سے واقف ہو اور اسے صفوت آدم معرفت شیت رقت نوح خلعت ابراہیم انقیاد  
 اسمعیل صبر ایوب شکر یعقوب جلال یوسف آواز داؤد حکومت سلیمان حکمت لقمان  
 قوت موسیٰ بشارت عیسیٰ زہد یحییٰ عطا کرو۔ اور تمام انبیاء و مرسلین کے اخلاق میں غوطہ دو  
 صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ و علیہم اجمعین۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انکو مشرق و مغرب میں پھراؤ  
 اور موالد انبیاء میں لیجاؤ تاکہ پیغمبر ان کے حق میں دعائے برکت کریں اور ملت حنیفہ کا لباس پہنا کر ابراہیم  
 علیہ السلام کے پاس آؤ۔ اور دریائے صحرا کو لیجاؤ کہ انکا نام وصف پہچانیں اور نام ان کا دریا میں  
 ماحی ہے یعنی کفر و شرک کے مٹانے والے اور ایک روایت میں وارد ہوا مُحَمَّدٌ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کو تمام روئے زمین کی سیر کراؤ اور ارواح ملائک جن و انس و جن و طیور کو دکھاؤ اور نبوت و نصرت و  
 خزانہ عالم کی انکے ہاتھ میں دو اور سب پیغمبر و انکے اخلاق ان میں جمع کرو صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم اجمعین  
 اَمْسُ پاك فرماتی ہیں اسوقت مجھے تین شخص نہایت خوبصورت نظر آئے گویا آفتاب انکے چہرے میں رواں چکے  
 کے ہاتھ میں چاندی کا آفتاب جس کے مشک کی خوشبو آتی اور دوسرے کے پاس زمرہ کا طشت جس کے چار گوشے ہیں اور  
 ہر گوشے میں آبدار موتی لگے ہیں پھر ایک گوہر بندے نے کہا اے خدا کے پیارے یہ طشت دنیا ہے اس کے جس



گوشے کو چاہے پسند کر لے، اپنے بیچ میں ہاتھ رکھ دیا غیب سے ندامت ہوئی بخدا کعبہ اسنے کعبہ کو کہ وہی اسکا مولد ہے اور وہی اسکا قبلہ اختیار کیا تیسرے کے ہاتھ میں حریر سبز کا ایک ٹکڑا تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی طشت میں بیٹھا کر اس بریق کے پانی سے سات بار نہلایا اور جامہ حریر میں لپیٹا پھر ایک نے آپ کو پر پوتے چھپایا اور انھوں نے بیچ میں بوسہ دیکر کہا حضور کو بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے خیر و کمال کا علم اور سخاوت و شجاعت اور اسی طرح ہر خوبی ہر فضل کمال آپ کو سب سے زیادہ عطا کیا **صنوائے داروغہ بہشت** حاضر ہو کر آپ کے کان میں کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشارت ہو کہ تمہیں سب سے خیر و کمال کا علم ملا اور تم سب سے زیادہ بہادر اور دانشمند ہو۔ آئمہ پاک فرماتی ہیں غیب سے ندامت ہوئی کیا خوب حکومت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی کہ تمام خلق آپ کے قبضہ میں اور فرمانبردار ہو جائیگی جب فرشتے آپ کی زیارت اور خدمت سے فارغ ہوئے، دایہ نے نہلانے کا ارادہ کیا اپنے بزبان فصیح فرمایا میں آپ رحمت سے غسل دیا گیا ازل میں بھی پاک تھا اور اب بھی پاک پیدا ہوا بعد حضرت عبدالمطلب آپ کو خانہ کعبہ لیگئے اور شکر الہی بجالا اور چند اشعار آپ کی مدح و ثناء میں کہے پھر وہاں سے لا کر نبی بی آمنہ کی گود میں دیا۔ **قصیدہ۔**

وَاللَّيْلِ دَحَىٰ مِنْ قَسَرِّهَا  
يَمُودُ السُّبُلُ بِمَدَائِهَا  
مَشَقُّ الْقَمَرِ بِاشَارَتِهَا  
هَادِي الدُّمُومِ بِبَشَرِهَا  
كُلُّ الْعَرَبِ فِي خِلَافَتِهَا  
وَالسَّابِقُ دَعَا فِي حَضْرَتِهَا  
عَمَّا سَلَفَ مِنْ أُمَّتِهَا  
وَالْعَبْدُ لَنَا بِأَجَابَتِهَا

الضُّمَمُ بَدَىٰ مِنْ قَلْعَتِهَا  
فَاتَى الرَّسُلُ فَضْلًا وَعِلَا  
سَعَتِ الشَّجَرِ نَطَقَ الْحَجَرُ  
كَنَزُ الْكَرَمِ مَوْلى النِّعَمِ  
أَذَى النَّسَبِ أَعْلَى الْحُسْبِ  
جِبْرِيلُ آتَى لَيْلًا أَسْرَى  
فَعَلَ الشَّرَافَ وَاللَّهُ عَفَا  
فَمُحَمَّدٌ نَا هُوَ سَيِّدُنَا

قصیدہ نور کا

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا



## نظم عربی

تَنَائِي عَلَى مَنْ فَرَّادِي فِدَاة  
 بَكَائِي بِعِشْقِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ  
 خُشُوعِي إِلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ  
 رُجُوعِي إِلَى أَفْضَلِ الْمُرْسَلِينَ  
 صَلَاتِي عَلَى خَيْرِ كُلِّ آلٍ نَا  
 صَلَّيْ عَلَى قَبْرِكَ يَا نَبِيَّ  
 صَلَّيْ عَلَى دَارِكَ الْمُحْتَسَرِّ  
 عَلَيْكَ الصَّلَاةُ أَيُّ جَمِيلِ السِّمَةِ  
 عَلَيْكَ السَّلَامُ أَيُّ جَمِيلِ الْجَمَالِ  
 صَلَاتِي عَلَيْكَ أَيُّ مُحِبِّ الصَّلَاةِ  
 صَلَاتِي عَلَيْكَ أَيُّ أَمِيرِ الْعَسَبِ  
 صَلَاتِي عَلَيْكَ أَيُّ مُحِبِّ النَّجَبِ  
 عَلَيْكَ صَلَاتِي وَرُوحِي فِدَاكَ  
 أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ عَلَى بَابِكَ  
 أَغْنِنِي تَحْصِيلِ قَالٍ وَحَالٍ  
 أَغْنِنِي أَغْنِنِي نَبِيَّ الْكَرِيمِ  
 يَا أَلَهِي بِرَحْمَةِ تَرِي عَطَا كَأَسَاقِمِهِ

فِدَائِي إِلَى مَنْ سَقَى اللَّهُ شُرَاكَ  
 دُعَائِي بِأَعْرَازِ دِينِ الْقَوَائِمِ  
 خُشُوعِي إِلَى قِبْلَةِ الْأَوْسِيَاءِ  
 رُكُوعِي بِمَحْسَابِ شَرِيعِ الْمُبِينِ  
 صَلَاتِي عَلَى قَلَمِ بَابِ الْمَرَامِ  
 صَلَّيْ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْأَبْطَحِي  
 سَاجِدَاتِي طَوَافُ بِحَيْطِ الْحَرَمِ  
 عَلَيْكَ الصَّلَاةُ أَيُّ شَفِيعِ الْأَمَّةِ  
 عَلَيْكَ الصَّلَاةُ أَيُّ عَمِيدِ النَّوَالِ  
 صَلَاتِي عَلَيْكَ أَيُّ سَبِيلِ الْبَحَاةِ  
 صَلَاتِي عَلَيْكَ أَيُّ عَظِيمِ الْقَبْ  
 صَلَاتِي عَلَيْكَ أَيُّ أَنْبِيَاءِ الْغُرَبِ  
 عَلَيْكَ صَلَاتِي وَنَفْسِي آثَاكَ  
 سَاجِدَاتِي كَثِيرُ إِلَى مَا بَكَ  
 أَغْنِنِي بِتَكْوِيلِ كُلِّ الْكَمَالِ  
 أَغْنِنِي أَغْنِنِي رَسُولَ السَّاحِلِ  
 جَبِطِي بِشَكْلِ شَكْلِكَ كَأَسَاقِمِهِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَكْرَمِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالْإِبْرَاهِيمَ وَصَلْبِهِ وَآلِهِ  
 وَأَزْوَاجِهِ وَابْنِهِ الْغَوْثِ الْأَمِينِ الْمَكْلُومِ وَأَوْلِيَاءِ أَمَّتِهِ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِهِ وَاهْلِ طَاعَتِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى  
 يَوْمِ الدِّينِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنْ الْفُقَرَاءِ الْحَقِيرِ مُحَمَّدٍ وَجَمِيلِ أَهْلِيهِ مُحَمَّدٍ الْبَقَادِرِ الْبَرَكَاتِي الرُّضْوَى غُفْلَةً